بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد: 75/ شمارہ 36/ 03/ ستمبر 2026ء، 20 ربیع الاول 1448 ہجری قمری/ 03/ تبوک 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ — مخلوق خدا سے ہمدردی اور حقوق العباد

وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡـًٔا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۔ (النساء:۳۷)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

ارشاد نبوی ﷺ — اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنا گویا اللہ کا حق ادا کرنا ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ؟ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ (مسلم کِتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ باب فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ/حدیث: 6556)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو تُو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تو میرے حضور اس کا اجر پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے حضور پاتا۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام — احسان سے مراد اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں سے ہی ہمدردی نہیں بلکہ بلاتفریق تمام آدم زادوں اور اللہ کی مخلوق سے ہمدردی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں: اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔‘‘ (الحکم ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء، ملفوظات جلد ۵۔ صفحہ ۱۳۰)

اقتباس از تفسیر کبیر — نیکی کا وہ مقام حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں

حضرت مصلح موعودؓ آیت سورۃ النحل کی آیت نمبر 91 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’احسان کرتے وقت تو انسان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گنہگار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہوگا۔ لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کے لئے قربانی کرتی ہے اس میں ذرّہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا۔ بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبہ کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی، اس کی خدمت کرتی، اسے کپڑے پہناتی، اُسے بیاہتی، اس کے بچوں کو کھلاتی۔ غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنیٰ سے ادنیٰ احساس بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کے لئے سب سے بڑی نیکی ہے۔ اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جب کہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ مقام نیکی کا بھی حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور ان کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہو جائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچہ کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ 169 مطبوعہ یوکے)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28؍اگست 2026ء کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ شمارہ ہذا کے صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حدیقۃ المہدی کے وسیع وعریض سینٹر میں جلسہ سالانہ برطانیہ کا بابرکت انعقاد

☆ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطابات
☆ انٹرنیشنل یوم تبلیغ کا انعقاد
☆ عالمی بیعت کی بابرکت تقریب
☆ نمازِ تہجد و دروس کا اہتمام
☆ مرحومین کیلئے دعائے مغفرت

☆ 117 ممالک کے پچاس ہزار سے زائد پروانوں کی شمولیت اور 62 ممالک کے 95 مراکز میں ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ میں شمولیت

الحمد للہ کہ 24،25اور 26 جولائی کو حدیقۃ المہدی کے وسیع وعریض سنٹر میں جلسہ سالانہ برطانیہ کا نہایت کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے پہلے روز لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ ایام جلسہ میں باقاعدہ نماز تہجد اور درس و تدریس کا انتظام تھا۔ جلسہ سے قبل 23 جولائی کو انٹرنیشنل یوم تبلیغ کا انعقاد ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور عرب مارکی میں تشریف لے گئے جہاں عرب احباب کا پروگرام تھا۔ جسکے بعد حضور انور نے پین افریقن پروگرام میں شرکت فرمائی۔ یہ پین افریقن احمدیوں کا چالیس سالہ پروگرام تھا۔

جلسہ سالانہ کی مختصر روداد ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل اور نظامت رپورٹنگ کے شکریہ کے ساتھ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کا پہلا دن مؤرخہ 24/جولائی 2026ء)

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز صبح سواتین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر ۲۲ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہو کر نمازِ فجر پڑھائی۔ حضورِ انور نے نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں سورت بنی اسرائیل کی آیات ۷۹ تا ۸۵ کی تلاوت فرمائی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الکھف کی ابتدائی گیارہ آیات کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یوکے نے قولِ سدید کے موضوع پر درس قرآن دیا۔

نماز فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی دہندگان کو مزیدار چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔ نیز ٹی سٹال پر چائے کا انتظام تھا جس میں چینی اور بغیر چینی ہر دو طرح کی چائے مہیا کی گئی تھی۔

گذشتہ ایک ماہ سے برطانیہ کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے گرمی کی لہر میں آج کچھ کمی رہی۔ دھوپ کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً بادلوں نے سایہ کیے رکھا اور ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی چلتی رہی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بڑی تعداد میں روحانی مائدہ سے فیض یاب ہونے اور اپنے پیارے امام کے دیدار کے لیے جلسہ گاہ پہنچتے رہے۔ احباب اپنی گاڑیوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ حدیقۃ المہدی پہنچتے رہے۔ ٹرین کے ذریعہ تشریف لانے والے احباب کو Alton اور حدیقۃ المہدی کے درمیان جاری کردہ ایک شٹل سروس کے ذریعے جلسہ گاہ پہنچایا جاتا رہا نیز بیت الفتوح سے بھی خصوصی شٹل سروس کا انتظام تھا جو مہمانان کو جلسہ گاہ لے کر آتی رہی۔ مسیح وقت کے غلاموں کی خوشی اور جوش وخروش دیدنی تھا۔ گویا

اَج ویکھو چھایا نُور اے
اَج ہر بندہ مسرور اے

خطبہ جمعہ

حضور انور نے خطبہ جمعہ جلسہ گاہ سے ارشاد فرمایا جس میں حضورِ انور نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ حضورِ انور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کے آغاز سے قبل ہی مین مارکی اور اضافی مارکی بھی بھر چکی تھی اور ایک بڑی تعداد نے باہر کھلے آسمان تلے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا اور نمازیں ادا کی۔

نمازوں کے بعد کھانے کی مارکی میں طعام کا انتظام تھا، کھانے میں دال، روٹی اور چاول پیش کیے گئے۔ پرہیزی کھانے میں مہمانوں کے لیے pasta کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ میں چائے کے لیے الگ حصہ مختص تھا۔ سارا دن احباب کی کثیر تعداد نے چائے کے سٹال کا رُخ کیا جہاں چائے سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ میل ملاقات اور باہمی گفتگو بھی ہوتی رہی۔

پرچم کشائی و افتتاحی تقریب

۶۰ویں جلسہ سالانہ یوکے کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی اور اس کے بعد افتتاحی اجلاس سے ہوا۔ عاشقانِ خلافت اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ حضورِ انور ۴بج کر ۳۱ منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کے لیے تشریف لائے اور نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت کو بلند کیا۔ جلسہ گاہ کی نظامت سے موصولہ رپورٹ کے مطابق لوائے احمدیت کی تقریب تک ۹۷/ممالک کے احباب جلسہ میں شامل تھے جن کی نمائندگی میں ان تمام ممالک کے پرچم جلسہ گاہ میں لہرائے گئے تھے۔ پرچم کشائی کے بعد حضورِ انور چار بج کر ۳۵ منٹ پر نعروں کی گونج میں مردانہ جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور کرسی صدارت پر فروکش ہوئے۔ حضورِ انور نے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا جس کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی سیشن کا آغاز سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۸ آیات کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ کو تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم عبد الحی سرمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں مکرم فارس نعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام سے منتخب اشعار پیش کیے جبکہ مکرم کاشف علی صاحب مربی سلسلہ وانچارج فارسی ڈیسک یوکے نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے پُرشوکت اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب فرمایا جس کا مرکزی موضوع 'تقویٰ' تھا۔

شام ساڑھے ۷ بجے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ کے کچھ حصوں بشمول بک سٹال و ایم ٹی اے مارکی کا دورہ فرمایا۔ اس دوران احباب جماعت اپنے آقا کو دیکھنے کے لیے بے تاب نظر آئے اور نعرے بلند کر کے خلافت احمدیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

ہر سال کی طرح امسال بھی نمائش مارکی میں مختلف ادارہ جات کی طرف سے نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں الفضل انٹرنیشنل، ہیومینیٹی فرسٹ، مخزن تصاویر، ہیومن رائٹس ڈیسک، مرکزی شعبہ تاریخ، جامعہ احمدیہ یوکے اور دیگر ادارہ جات شامل تھے۔ ان نمائشوں کی تفصیل الفضل کے جلسہ سالانہ کے حوالے سے شائع ہونے والی خصوصی اشاعت میں پڑھی جا سکتی ہے۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، دال اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دورانِ سال اس جہان فانی سے کوچ کر جانے والے افراد کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ چنانچہ حضورؑ کے اس ارشاد کی تعمیل میں نماز مغرب سے قبل جلسہ گاہ کے سٹیج سے ان احباب جماعت کے نام پڑھ کر سنائے گئے جو دوران سال وفات پا گئے۔

حضور انور نے سوا نو بجے کے قریب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت فرمائی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ اس طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کا پہلا روز کامیابی کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کا دوسرا دن مؤرخہ 25/جولائی 2026ء

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب نے پڑھائی۔ چار بج کر ۲۰/منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی آٹھ آیات اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیات نو تا سترہ کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محمود احمد طلحہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'' کے موضوع پر درس دیا۔

صبح آٹھ بجے ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔

کل کے ٹھنڈے موسم کے مقابل پر آج سورج اپنی آب وتاب سے چمکتا رہا۔ تاہم ہلکی ہوا نے موسم کو قدرے بہتر رکھا۔ تیز دھوپ کے باوجود احبابِ جماعت روحانی مائدہ کے حصول کے لیے جوق در جوق حدیقۃ المہدی تشریف لاتے رہے۔ آج بھی اندرون و بیرون ملک سے کثیر تعداد میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطابات، مقررین کی مدلل تقاریر اور فلک شگاف نعروں نے روحانی گرمائش کے سامان فراہم کیے۔

دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم ومحترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، مکرم حافظ مرفود احمد صاحب نے سورۃ النساء آیات ۵۸ تا ۶۰ کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے منتخب اشعار پیش کیے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مروان گِل صاحب صدر و مبلغ انچارج ارجنٹائن نے ''عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے ''خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد مکرم عصام بھٹی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''امام الزمان اور محبت الٰہی'' کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے اردو نظم پیش کی۔ جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ مستورات میں حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح مستورات کا خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے

ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین عینی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورت آل عمران کی آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔

مستورات کے اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ معاونہ صدر واقفات نو لجنہ اماء اللہ یوکے کی انگریزی زبان میں تھی جس کا عنوان ”آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ محبتِ الٰہی کا زندہ ثبوت“ تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے ”رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد محترمہ سلونی رشید صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ”نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ“ کے موضوع پر مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ سیکرٹری نومبائعات۔ ھیورنگ یوکے نے کی۔ اس تقریر کے ساتھ مستورات کے صبح کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اس اجلاس کی آڈیو دنیا بھر کے سامعین کے لیے یوٹیوب پر لائیو نشر کی گئی۔

دن بارہ بج کر سات منٹ پر حضور انور زنانہ پنڈال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ فضا مستورات کے پُر جوش اور والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھ کر سنائے گئے۔ جس کے بعد حضور انور نے خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد لجنہ و ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مختلف زبانوں میں گروپس کی صورت میں ترانے پیش کیے۔

خطاب کے بعد حضورِ انور نے مردانہ مارکی میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں دال، اچار اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اسی اثنا میں مہمان، بازار کے کھانوں اور لوازمات سے بھی محظوظ ہوتے رہے۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ سالانہ اور جماعت کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کچھ مہمانوں نے ویڈیو کی صورت میں بھی اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا باقاعدہ آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بج کر پانچ منٹ پر مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ پیارے آقا کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوتے ہی شاملین نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے امام کا استقبال کیا اور پنڈال نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔

اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم الحاج راشد خطاب صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات ۷ تا ۱۲ کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ صاحب مربی سلسلہ مدیر اعلیٰ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں گذشتہ سال کے دوران جماعت پر ہونے والے افضالِ خداوندی کا خلاصۃً ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

آج بھی تمام دن نمائش مارکی اور بک سٹال پر احباب جماعت کا بھرپور رش رہا اور احباب اپنے دینی علم کو بڑھانے کے لیے نمائش دیکھنے آئے اور بک سٹال سے کتب خریدتے رہے۔ حضور انور کے دوسرے روز کے خطاب کے بعد نمائش مارکی لجنہ کے لیے مختص تھی جس میں خواتین نے بھرپور تعداد میں نمائش مارکی کا رخ کیا۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، چاول اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مردانہ جلسہ گاہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جبکہ نماز عشاء میں پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۶ اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۷ کی تلاوت فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء سے قبل وفات پانے والے مرد و خواتین کے نام ذکر خیر کے لیے پڑھ کر سنائے گئے۔

اس طرح جلسہ سالانہ کا دوسرا دن اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کا تیسرا دن، مؤرخہ 26/جولائی 2026

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الکھف کی آیات ۱۰۳ تا ۱۰۷ جبکہ دوسری رکعت میں ۱۰۸ تا ۱۱۱ کی تلاوت فرمائی۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ”محبت الٰہی“ کے عنوان پر درس دیا۔

آج بالعموم موسم ٹھنڈا رہا۔ نماز تہجد کے کچھ دیر بعد بارش ہوئی جس کے بعد موسم ٹھنڈا ہو گیا۔ تاہم دن کے اکثر حصہ میں دھوپ نکلی رہی۔ اس طرح دھوپ، بارش اور ٹھنڈی ہوا کی آنکھ مچولی سارا دن چلتی رہی۔

نمازِ فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کیے گئے۔ جلسہ کے آخری دن بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے جلسہ گاہ کا رخ کیا اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا جس کی صدارت کے فرائض مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و ناظر نشر و اشاعت نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور ترجمہ کے ساتھ ہوا جو مکرم خان فرید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کیے۔ مکرم صبور بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ”شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفۂ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دارومدار ہے“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر رقضا بورڈ یوکے نے ”الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل“ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر پیش کی۔ اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر ”قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے“ کے موضوع پر مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت یوکے نے اردو زبان میں پیش کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے انگریزی زبان میں بعنوان ”حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانیت سے بے مثال محبت“ کی۔

عالمی بیعت

بعد ازاں عالمی بیعت کے لیے اعلانات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱ بج کر ۱۰ منٹ پر حضور پُرنور پنڈال میں تشریف لائے۔ مسیح محمدیؑ کے غلام اس لمحہ کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ ان میں وہ افراد بھی شامل تھے جو خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے والے تھے اور وہ احمدی بھی شامل تھے جو اپنے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرنے کے منتظر تھے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور نے پہلے بیعت کے مبارک الفاظ انگریزی اور دوسری بار اردو میں دہرائے اور تیسری مرتبہ انگریزی میں پھر دہرائے جن کا مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس موقع پر انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ حضور انور نے اس موقع پر یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس سال ۲/لاکھ ۶۷/ہزار ۵۹۶/نئے افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کی مارکی میں کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں آلو گوشت، چاول اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ مہمانان بازار کے کھانوں سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے۔ بازار میں برگر، مچھلی، کباب، جلیبی، قلفی، فالودہ وغیرہ دستیاب تھے۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی، جس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ اور جماعت کی مساعی کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معززین کی طرف سے ویڈیو پیغامات موصول ہوئے جن کو جلسہ گاہ میں موجود بڑی سکرین پر چلایا گیا۔ اس کے علاوہ ہال میں موجود مہمانوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ کو سورۃ النور کی آیات ۵۲ تا ۵۷ کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے شاہ چارلس سوم کا موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم اردو کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد امیر صاحب یوکے نے احمدیہ امن انعام برائے سال ۲۰۲۶ء کا اعلان فرمایا۔ ۲۰۲۶ء کے لیے تھائی لینڈ کے Sampop Jantraka اس انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ انہیں یہ انعام شمالی تھائی لینڈ میں انسانی اسمگلنگ کے خطرات سے دوچار بچوں، خصوصاً بے وطن قبائلی بچیوں کے تحفظ کے لیے کاوشوں کے اعتراف میں دیا جارہا ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کا مرکزی موضوع شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں تھا۔

حضورِ انور کا خطاب قریباً چھ بجے اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضورِ انور نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس سال جلسہ سالانہ کی حاضری ۵۱/ہزار ۱۸۱/ہے۔ بعد ازاں پیارے آقا کی خدمت میں عشاق خلافت احمدیہ نے مختلف گروپس کی صورت میں دنیا کی مختلف زبانوں اور ثقافتوں کی نمائندگی میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد حضورِ انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور اسی کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقاصد کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکزِ احمدیت قادیان دارالامان میں بھی جلسہ سالانہ یوکے کی تمام کارروائی براہِ راست (Live) سننے اور دیکھنے کے لیے مسجد اقصیٰ میں بہترین انتظامات کیے گئے تھے، جہاں تقریباً 300 سے زائد احبابِ جماعت نے نہایت عقیدت، محبت اور روحانی انہماک کے ساتھ اس بابرکت اجتماع میں شرکت کرتے ہوئے خلافت کے روحانی فیوض سے بھرپور استفادہ کیا۔

(ادارہ)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

’’انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’سب سے مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں زندگی دی، صحت دی، تندرستی بخشی، امن دیا اور اشاعتِ دین کے لیے سامان مہیا کر دیے اور حقیقتاً سچی بات یہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ اس خدا کی مہربانیوں اور احسانوں کا شمار کر سکیں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

کاش کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین اور آپؑ کو نہ ماننے والے جو مسلمان ہیں وہ... اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مان لیں اور اپنے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو لیں تا کہ جن مشکلات میں سے آجکل مسلمان گزر رہے ہیں وہ اس سے بچ سکیں

ہمارے ہر تبلیغ کرنے والے کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے، بعض دفعہ ہم لوگ اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں پر اپنی طرف سے بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو معترض کو موقع دیتی ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ یہ تم لوگوں کے اخلاق ہیں؟ ہمارے اخلاق تو بہت بلند ہونے چاہئیں۔ ہاں حقیقت ضرور بیان کریں لیکن اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ ان کی طرح وہ زبان استعمال نہیں کرنی

شکر گزاری کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات اور عملی نمونہ

مکرم حافظ شہباز احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ، مکرم یلننگانہ مومنی صاحب آف برکینا فاسو، مکرم یحيٰ سوماری صاحب آف مالی، مکرم سراج الحق قریشی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ، مکرم لاول طیب صاحب معلم سلسلہ نائیجیریا اور مکرم ماسٹر غفور احمد صاحب آف کینیڈا کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/ اگست 2026ء بمطابق 14/ ظہور 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

شکر گزاری کے اظہار

کی جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور اس بارے میں اپنا جو اسوہ قائم فرمایا اس کا میں گذشتہ خطبات میں ذکر کرتا رہا ہوں۔

اس کے اعلیٰ معیار کو اس زمانے میں آپؐ کے غلام صادق نے کس طرح سمجھا اور مختلف موقعوں پر مختلف حوالوں سے کس طرح پیش فرمایا، آج اس کا کچھ ذکر مَیں کروں گا۔

اسی طرح آپؑ کے اپنے عمل کیا تھے۔ گھر میں بچوں کو کس طرح اس حوالے سے نصیحت فرمایا کرتے تھے، ایک احمدی سے آپؑ کیا توقع رکھتے تھے۔ یہ باتیں اس زمانے میں ہمارے لیے لائحہ عمل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعمتوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی اہمیت اور حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراهيم: 8) اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے یعنی

انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 200 ایڈیشن 2022ء)

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’سب سے مقدّم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں زندگی دی، صحت دی، تندرستی بخشی، امن دیا اور اشاعتِ دین کے لیے سامان مہیا کر دیئے اور حقیقتاً سچی بات یہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ اس خدا کی مہربانیوں اور احسانوں کا شمار کر سکیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 330-331 ایڈیشن 2022ء)

پھر ایک موقع پر آپؑ فرماتے ہیں۔ ’’مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہئے جس نے ان کو ایک ایسا دین بخشا ہے جو علمی اور عملی طور پر ہر ایک قسم کے فساد اور مکروہ باتوں اور ہر ایک نوع کی قباحت سے پاک ہے۔ اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اس کو معلوم ہوگا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کا مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اس لیے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ کسی وجود کی خبر تھی وہ اس کا پیدا کرنے والا ہو یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاءِ وجود اور حفظِ صحت اور قیام زندگی کے لیے کیا کیا اسباب ضروری ہیں۔ اُس نے وہ سب سامان مہیا کیے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اس پر بہت سی مصیبتیں آ سکتی تھیں اُس نے رحم کیا ہو اور اُس کو محفوظ رکھا ہو اور یا اس وجہ سے مستحقِ تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ بظاہر اجرت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے لیکن ایسا شخص بھی محسن ہو سکتا ہے جو پورے طور پر حقوق ادا کرے۔‘‘

تو یہ باتیں ہیں، مختلف چیزیں ہیں کہ یہ چیزیں موجود نہ ہوں اور پھر ان کی مدد کرے تو تبھی اس کی تعریف ہو سکتی ہے۔ فرمایا کہ ’’یہ صفات اعلیٰ درجہ کی ہیں جو کسی کو مستحقِ حمد و ثنا بنا سکتی ہیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔‘‘ یہ جو تین چار باتیں میں نے بیان کی ہیں، آپؑ نے فرمایا کہ ان کا مستحق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے ’’جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔‘‘ (روئداد جلسہ دعا، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 597-598) کوئی اَور شخص نہیں جس میں یہ صفات ہوں۔ نہ کوئی ایسی ہستی ہے جس میں یہ صفات ہوں۔

پھر اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور سلسلہ احمدیہ کے قیام پر اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لیے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نُور حضرتِ خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لیے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نُور نہیں ہونے دُوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے جو انعام بھیجا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہے اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ تعجب تو اس صورت میں ہونا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ اس وعدے کو پورا نہ کرتا اور اسلام میں جو گراوٹ کا سلسلہ ہے وہ چلتا چلا جاتا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اُس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ

جو اسکے دین کی تجدید کریگا سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے۔‘‘ اور اس طرح جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد تک ہر صدی پر مختلف قوموں میں مجدّد آتے رہے اور آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے پھر آخری ہزار سال کے لیے مجدد بنا کر، مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے ’’ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پوری کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لیے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے اَور بھی بہت ساری پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ

’’اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔‘‘

مسیح موعود کے آنے کا انتظار پرانے مسلمان کرتے رہے، علماء کرتے رہے، بزرگ کرتے رہے لیکن نہیں پایا۔ آپؑ نے فرمایا تم خوش قسمت ہو کہ تم نے وہ زمانہ پالیا۔ اب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ’’اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اِس کے اظہار سے مَیں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا گیا۔‘‘ وعدہ اللہ تعالیٰ نے میری صورت میں پورا کیا۔ ’’تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 ص 6 تا 8)

کاش کہ آپؑ کے مخالفین اور آپؑ کو نہ ماننے والے جو مسلمان ہیں وہ اس بات کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مان لیں اور اپنے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو لیں تا کہ جن مشکلات میں سے آجکل مسلمان گزر رہے ہیں اس سے وہ بچ سکیں۔

حق کے ایک متلاشی کو حضرت اقدس علیہ السلام نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ’’خدا کا شکر کرو کہ اس نے عین وقت پر دستگیری فرمائی ہے اور اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اس لیے تم کو مناسب ہے کہ اس فضل کو جو تم کو دیا گیا ہے ضائع نہ کرو اور ادب کی نگاہ سے دیکھو اور اس مدد اور نصرت کی جو تمہیں دی گئی ہے قدر کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کی مدد بدُوں اور اس کے بلائے بغیر کوئی شخص راستی سے اور پوری قوت سے ایک امر کو بیان نہیں کرسکتا۔ بغیر اس کے دلائل ملتے ہی نہیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو تو تبھی دلائل ملتے ہیں ’’اور طرز بیان نہیں دیا جاتا اور یہ بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے کہ اس طرز بیان سے نیکی کی قوت رکھنے والے اُس شخص کو جو خدا کی قوت اور طاقت پا کر روح القدس سے بھر کر بولتا ہے شناخت کر لیتے ہیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو لوگ شناخت کر لیتے ہیں۔ ’’پس تم پر یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہیں یہ قوت عطا کی ہے اور شناخت کی آنکھ دی‘‘ ہے۔ حق کے متلاشی کو آپؑ نے فرمایا کہ تمہیں حق کی تلاش ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ عقل دی۔ بہت سارے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو بڑے علماء سمجھتے ہیں لیکن عقل نہیں ہے۔ مخالفت میں بڑھتے رہتے ہیں لیکن تم شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل دی۔ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے احسان ہیں۔ فرمایا کہ ’’اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اور لوگ پردوں میں ہیں اور گالیاں دیتے ہیں تم بھی اُن میں ہی ہوتے۔‘‘ پس جنہوں نے قبول کیا وہ خوش قسمت ہیں۔ ’’جس چیز نے تم کو کھینچا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔‘‘ پھر آپؑ نے مثال دی ہے کہ ’’جیسے میاں عبدالحق ہی کو دیکھو کہ خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو یہ کیونکر اس عیش کی جگہ سے نکل سکتے تھے۔ یہاں جو مثال آپؑ دے رہے ہیں میاں عبدالحق صاحب کی اس سے مراد منشی عبدالحق ہیں۔ قصور کے رہنے والے تھے۔ طالبعلم تھے۔ اس زمانے میں بی۔ اے میں پڑھتے تھے۔ جو مسلمان ہونے کے باوجود تین سال پہلے جب آپؑ یہ بیان کر رہے ہیں عیسائی ہو گئے تھے اور الحکم اور حضرت اقدس علیہ السلام کی بعض تحریروں کو پڑھ کر انہوں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ وہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو عملی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ مجھے تو اسلام میں کچھ نظر نہیں آیا تو میں عملی رنگ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو لکھ بھیجا کہ وہ کم از کم دو مہینے تک یہاں قادیان میں آکر رہیں۔ چنانچہ انہوں نے دار الامان کا قصد کیا وہاں آئے اور 1901ء کی بات ہے کہ یہ وہاں پہنچے اور پھر آپؑ کے پاس رہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان کے پاس کئی ناصح بھی جمع ہوئے۔‘‘ ایسی حالت میں وہ پہنچے کہ جب انہوں نے وہاں آنے کا ارادہ کیا تو کئی لوگوں نے ان کو نصیحت کی کہ قادیان نہ جاؤ۔ اور اُنہوں نے منع بھی کیا کہ قادیان مت جاؤ بلکہ ایک نے گالی بھی دی حالانکہ گالی دینا ان کے مذہب میں منع ہے اور عام طور پر تہذیب اور شائستگی کے بھی خلاف ہے لیکن ان تمام باتوں پر خدا کا فضل غالب آگیا اور اُن کو کھینچ لایا۔ اُن کو بدی کے اسباب ہی میسر نہ آئے ورنہ اس وقت ان کی شادی نہیں تھی فرمایا کہ بعض دفعہ شادی کی وجہ سے بھی بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ’’اگر یہ بیوی کر لیتے تو پھر ابتلا پیش آجاتا مگر خدا نے ہر طرح سے بچایا۔ خدا کا فضل ہے مُسْتَحْدَث نہیں ہوتا‘‘ یعنی نیا پیدا ہوا نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ’’جس پر وہ اپنا کرم کرتا ہے اُسے ہر طرح سے،‘‘ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو جس پر اپنا کرم کرتا ہے اسے ہر طرح سے ’’بچالیتا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو اور شکر کرو اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان سے کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ (ماخوذ از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 436-435 ایڈیشن 2022ء)(ماخوذ از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 516-515 ایڈیشن 2022ء) (اردو لغت جلد 17 صفحہ 986) صرف مسلمان کہنے سے مسئلہ پورا نہیں ہوتا، جو باتیں ہیں، جو عمل ہیں، جو تعلیم ہے اس پر چلنا بھی ہو گا۔

سلسلہ احمدیہ کے لیے اخلاص اور محبت رکھنے والوں کا شکریہ

ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلے میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔‘‘ آپؑ مخلصین جو ہیں، جو احمدیت میں آئے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ ’’سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لیے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لیے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہوسکتیں۔‘‘ اب اتنا کچھ آپؑ اسلام کی خاطر کر رہے ہیں پھر بھی آپؑ فرمارہے ہیں کہ مجھے بڑی حسرت ہوتی ہے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی قربانیاں کو دیکھ کر کہ کاش میں بھی اتنی مالی خدمتیں کرسکتا۔ ’’ان کے دل میں جو تائیدِ دین کے لیے جوش بھرا ہے اس کے تصوّر سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسبابِ مقدَرَت کے ساتھ جو اُن کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لیے مستعد کھڑے ہیں‘‘ یعنی حضرت خلیفہ اولؓ کے بارے میں فرمارہے ہیں ’’اور مَیں تجربہ سے نہ صرف حسنِ ظن سے یہ علمِ صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہردم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35) مستقل میرے ساتھ رہتے۔ یہ 1890ء کے آخر کی بات ہے جب آپؑ نے یہ فتح اسلام جو آپؑ کی کتاب ہے اس میں تحریر فرمایا ہے۔ بعد میں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے اور آپؑ کے ساتھ ہی رہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تحت جسمانی اور روحانی احسانات کا ذکر

کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ہَیُولیٰ‘‘ یعنی ابتدائی خاکہ بنانے ’’کے اپنے ہی حکم سے اور اَمر سے پیدا کر کے اپنی قدرتِ عظیمہ کا نمونہ دکھلایا اور تمام نفوسِ قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فُیوضِ قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا‘‘ یعنی ان انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے ان کو بھی اپنی طرف سے تعلیم بخشی، ان کی تربیت کی اور ان پر اپنے احکامات اتارے۔ فرمایا کہ ’’سبحان اللہ کیا رحمان اور منّان وہ ذات ہے کہ جس نے بغیر کسی استحقاق ہمارے کے‘‘ یعنی بغیر ہمارے کسی استحقاق کے ’’سب کام ہم ضعیفوں کا آپ بنایا۔ ہمارے جسمی قیام کے لیے سورج اور چاند اور بادلوں اور ہواؤں کو کام میں لگایا اور ہمارے روحانی انتظام کے لیے توریت اور انجیل اور فرقان اور سب آسمانی کتابوں کو عین وقت پر پہنچایا۔‘‘ الٰہی! آگے آپؑ دعا کر رہے ہیں۔ ’’الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تُو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالَم گم گَشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مربی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہِ راست پر لایا۔ وہ مُحْسِن اور صاحبِ احسان کہ جس نے لوگوں کو شِرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا۔ وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور مُعَالِج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا‘‘ یعنی جو روحانی لحاظ سے مُردہ لوگ تھے ’’وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لیے غم کھایا۔ اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمارہے ہیں، فرمایا کہ وہ پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بےنفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ’’اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا۔ وہ کامل مُوَحِّد اور بحرِ عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ معجزۂ قدرتِ رحمان کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علومِ حقانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ اول روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 16-17) (اردو لغت جلد 22 صفحہ 499-498)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے۔ پہلے تو آپؑ نے تورات اور انجیل سے مثال دی ہے لیکن ان قوموں کے لیے جن کو تورات اور انجیل کے ذریعہ سے صحیح راستہ نظر آیا لیکن اس کے بعد پھر دنیا میں جب بگاڑ پیدا ہوا اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور انہوں نے بندوں کو خدا سے ملایا۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا مَیں شکر نہیں کرسکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وَجْہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 217، ایڈیشن 2022ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں ’’ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عطا فرمایا جو خدا دانی اور خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی اور ہزار ہا درود اس نبی معصوم پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریم کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اس باغ کی آب پاشی کی۔‘‘

(نُصرۃ الحق، براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 25)

پھر ایک جگہ فرمایا ’’جو اس کی نگاہ میں راست باز اور صادق ہیں وہ ہمیشہ جاہلوں کی زبان اور ہاتھ سے تکلیفیں اٹھاتے چلے آئے ہیں۔‘‘ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں راستباز ہیں، صادق ہیں۔ حقیقی طور پر دین کے پابند ہیں، اللہ تعالیٰ سے وفا کرنے والے ہیں وہ جاہلوں کی زبانوں اور ہاتھوں سے تکلیف اٹھاتے ہیں جس طرح آجکل اس زمانے میں بعض جگہوں پہ احمدی بھی اٹھا رہے ہیں۔ ’’سو چونکہ سنت اللہ قدیم سے یہی ہے اس لیے اگر ہم بھی خویش اور بیگانہ سے ‘‘اپنوں یا غیروں سے’’ کچھ آزار اٹھائیں تو ہمیں شکر بجالانا چاہئے اور خوش ہونا چاہئے کہ ہم اس محبوبِ حقیقی کی نظر میں اس لائق تو ٹھہرے کہ اس کی راہ میں دکھ دیئے جائیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دکھ دیے جارہے ہیں تو یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے اور ہمیں خوش ہونا چاہئے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کیونکہ اللہ کی راہ میں دکھ وہی اٹھاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ’’اور ستائے جائیں۔ سو اس طرح پر دکھ اٹھانا تو ہماری عین سعادت ہے لیکن جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ بعض دشمنان دین اپنی افترا پردازی سے صرف ہماری ایذا رسانی پر کفایت نہیں کرتے بلکہ بے تمیز اور بے خبر لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں تو اس صورت میں ہم اپنے

نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ حتی الوسع ان ناواقف لوگوں کو فتنہ سے بچاویں۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص142-141) یعنی کہ ان کو بھی حقیقت بیان فرمائیں۔لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ان کی جو برائیاں ہیں وہ ظاہر کریں۔ فتنہ سے بچانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ان جیسی بیہودہ زبان استعمال کرنے لگ جائیں جو مخالفین کرتے ہیں اور بدتمیزی پر اتر آئیں بلکہ اسلامی تعلیم کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کے غلط پروپیگنڈا اور الزام تراشی کا جواب دیں۔

ہمارے ہر تبلیغ کرنے والے کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔بعض دفعہ ہم لوگ اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں پر اپنی طرف سے بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو معترض کو موقع دیتی ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ یہ تم لوگوں کے اخلاق ہیں! ہمارے اخلاق تو بہت بلند ہونے چاہئیں۔ہاں حقیقت ضرور بیان کریں لیکن اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ان کی طرح وہ زبان استعمال نہیں کرنی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کرسکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔" کہ تو مؤمن نہیں ہے۔ "اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ ندا ہے کہ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔" کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہوں۔ "ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔ یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَاىِٕرَ عَلَیْهِمْ دَاىِٕرَةُ السَّوْءِ "۔وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں بُری گردش انہی پر پڑے گی۔ آخر میں یہی نتیجہ نکلنا ہے۔ان شاء اللہ "اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے کہ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ۔ اَللّٰهُ يُعْطِيْكَ جَلَالَكَ۔" جو تیری ذلّت چاہتے ہیں مَیں اسے ذلیل کروں گا اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا" اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدائے تعالیٰ اپنے اس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اور اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا اور آپؐ کی پیروی میں آپؐ کے غلام صادق کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیونکہ آپؑ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت ہے کیونکہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل مطیع ہیں اور غلام ہیں۔ " غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔" (نشان آسمانی روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 423-422) اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی جو ترقیات ہیں۔ آہستہ آہستہ جس طرح جماعت بڑھ رہی ہے وہ ان لوگوں کے لیے کافی جواب ہے اگر ان لوگوں میں کچھ نظر ہو دیکھنے کی اور حیا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اس جگہ مَیں اس شکر کے ادا کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنی وحی کے ذریعہ سے کفار کو ملزم کیا اور فرمایا کہ یہ میرا نبی اس اعلیٰ درجہ کا نیک چال چلن رکھتا ہے کہ تمہیں طاقت نہیں کہ اس کی گذشتہ چالیس برس کی زندگی میں کوئی عیب اور نقص نکال سکو باوجود اس کے کہ وہ چالیس برس تک دن رات تمہارے درمیان ہی رہا ہے اور نہ تمہیں یہ طاقت ہے کہ اس کے اعلیٰ خاندان میں جو شرافت اور طہارت اور ریاست اور امارت کا خاندان ہے ایک ذرہ عیب گیری کر سکو۔ پھر تم سوچو کہ جو شخص ایسے اعلیٰ اور اَطْهَر اور اَنْفَسْ خاندان میں سے ہے اور اس کی چالیس برس کی زندگی جو تمہارے روبروئی گذری گواہی دے رہی ہے جو اِفترا اور دروغ بافی اس کا کام نہیں ہے تو پھر ان خوبیوں کے ساتھ جبکہ آسمانی نشان وہ دکھلا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی تائیدیں اس کے شاملِ حال ہو رہی ہیں اور تعلیم وہ لایا ہے جس کے مقابل پر تمہارے عقائد سراسر گندے اور ناپاک اور شرک سے بھرے ہوئے ہیں تو پھر اس کے بعد تمہیں اس نبی کے صادق ہونے میں کون سا شک باقی ہے۔"

اسلام کے مخالفین کو جواب دینے کی بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ حقیقی، وہ سچے نبی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور دنیا کو اللہ تعالیٰ سے ملانے کے سامان کیے۔ اور پھر اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اسی طور سے خدا تعالیٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے" کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق ہوں۔ میرے سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے۔ "چنانچہ براہین احمدیہ..." کا حوالہ آپؑ نے دیا ہے کہ اس "میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گذر گئے اور وہ یہ ہے وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افترا اور دروغ نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادتِ قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے لگا۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 283-282)

آپؑ کی سیرت کے جو بہت سارے پہلو پہلے بیان کر چکا ہوں اس میں یہ واضح طور پر آ گیا کہ مخالفین بھی آپؑ کی تعریف کیا کرتے تھے کہ کبھی آپؑ نے جھوٹ نہیں بولا۔ تو یہ شکر گزاری کی وہ باتیں ہیں جس میں آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر ادا کیا ہے اور اپنے معاونین اور مددگاروں کے لیے بھی شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

پھر ان باتوں کے علاوہ آپؑ

شکر گزاری کی اہمیت بچوں میں پیدا کرنے کی کوشش

فرماتے تھے۔ گھر میں آپؑ کا کس طرح طریق تھا، اس ضمن میں ایک روایت آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ گھر میں بچوں کو کہانی سنائی جو حضرت مصلح موعودؓ نے الحکم اخبار کے لیے لکھوائی اور وہ یہ تھی کہ "ایک گنجہ اور ایک اندھا تھا۔ خدا کا فرشتہ متشکل ہو کر گنجہ کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے تو گنجے نے کہا میرے سر کے بال ہو جاویں اور مال دولت ہو جاوے۔ چنانچہ فرشتہ نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو خدا کی قدرت سے اس کے سر پر بال بھی نکل آئے اور مال دولت نوکر چاکر بھی مل گئے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تُو کیا چاہتا ہے؟ اندھے نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جاویں تو میں ٹکریں کھاتا نہ پھروں اور روپیہ پیسہ مل جاوے تو کسی کا محتاج نہ رہوں۔ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گئیں اور مال دولت بھی مل گیا۔ پھر وہی فرشتہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اندھے اور گنجے کی آزمائش کو ایک فقیر کے بھیس میں آیا اور گنجے کے پاس جا کر سوال کیا۔ گنجے نے ترش رُوئی" سے بڑی بدمزاجی "سے جواب دیا اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کو سر پر ہاتھ پھیر دیا اور پھر وہ گنجے کا گنجہ ہی ہو گیا اور سب مال و دولت جاتا رہا اور پھر ویسا ہی تنگ حال ہو گیا۔ پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس آیا جو اب بڑا دولت مند اور بینا ہو گیا تھا اور سوال کیا۔ اس نے کہا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے اور اس کا مال ہے تم لے لو۔ اس پر پھر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اَور بھی مال دولت دیا۔"

آپؑ فرماتے ہیں کہ "پس اے عزیز بچو! تم بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو اور اس کی قدر کرو اور سوالی کو جھڑکی نہ دو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہئے۔ اس سے خدا خوش ہوتا ہے اور نعمت زیادہ کرتا ہے۔"

(الحکم 13 ستمبر 1898ء جلد 2 نمبر 27-26 صفحہ 11)

گو یہ ایک لمبی حدیث بھی ہے جس میں تین قسم کے لوگوں کا ذکر آیا ہے (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث ابرص واعمی واقرع فی بنی اسرائیل، حدیث 3464) لیکن آپؑ نے بچوں کے لیے مختصر کر کے گھر میں یہ کہانی کی صورت میں بتائی۔

سردیوں میں رمضان آنے پر ایک لطیف رنگ میں شکر کے جذبات کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ "مولوی شیر علی صاحب نے مجھے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا کہ رمضان کا مہینہ سردیوں میں آتا ہے اور روزے زیادہ جسمانی تکلیف کا موجب نہیں ہوتے اور ہم آسانی کے ساتھ رمضان میں بھی کام کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ ان دنوں میں رمضان دسمبر میں آیا تھا" اور وہ کہتے ہیں کہ " خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے اس زمانہ کی جنتری کو دیکھا ہے۔" یہ میرا خیال ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس زمانے کی جنتری کو دیکھا ہے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ 1891ء میں فرمایا تھا اور 1891ء میں رمضان کا مہینہ 11 اپریل کو شروع ہوا تھا۔ گویا یہ رمضان کے مہینہ کے لیے موسم سرما میں داخل ہونے کی ابتدا تھی۔ چنانچہ 1892ء میں رمضان کے مہینہ کی ابتدا 31 مارچ کو ہوئی۔ 1893ء میں 20 مارچ کو ہوئی اور اس کے بعد رمضان کا مہینہ ہر سال زیادہ سردیوں کے دنوں میں آتا گیا اور جب 1908ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو اس سال رمضان کے مہینہ کی ابتدا یکم اکتوبر کو ہوئی تھی۔ اس طرح گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ تمام کا تمام ایسی حالت میں گزرا کہ رمضان کے روزے سردی کے موسم میں آتے رہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا جو اس کی تقدیر عام کے ماتحت وقوع میں آیا اور جسے حضرت مسیح موعودؑ کی نقطہ شناس طبیعت نے خدا کا ایک احسان سمجھ کر اپنے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا کیے۔" (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم روایت نمبر 419 صفحہ 372 - 373)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات پر بھی شکر کرتے تھے کہ کسی شخص کے کام سے انسانیت کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والی نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ علاج معالجہ کے حوالے سے حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؓ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ "یہ" یعنی علاج معالجہ " بڑا فائدہ پہنچانے کی چیز ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں حضرت مولوی صاحب کا ذکر آیا تو آپؑ ان کا نام لے کر دیر تک الحمد للہ الحمد للہ کرتے رہے اور فرمایا: مولوی صاحب" یعنی حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ "بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ ان کے ذریعے کئی غریبوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ علاج تو دوسروں کا ہوتا تھا مگر شکر آپؑ کر رہے تھے" کہ انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور اس پر آپؑ شکر ادا کرتے تھے کہ ان سے انسانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1922ء۔ انوار العلوم جلد 7 صفحہ 35)

یہ تھا آپؑ کا انسانیت کے لیے بھی درد کہ ان کی تکلیف دور کرنے والے کا بھی آپؑ شکریہ ادا فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔

ان شاء اللہ اَور بھی باقی باتیں آئندہ بیان کروں گا۔ اس وقت میں

چند مرحومین کا ذکر

کرنا چاہتا ہوں اور نماز کے بعد ان کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ اس میں پہلا ذکر ہے

حافظ شہباز احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ آئیوری کوسٹ

میں تھے۔ جو 18/ جولائی کو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے 31/ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ 2008ء میں انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ 2019ء میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد نمل (NUML) یونیورسٹی سے فرنچ زبان میں ایک سال کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اس کے بعد فرنچ زبان میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی تقرری اس کے بعد آئیوری کوسٹ میں ہوئی۔ مرحوم بہت ملنسار، مہمان نواز، ہنس مکھ طبیعت کے مالک، خلافت کے فدائی اور وقف کی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے ادا کرنے والے ایک مخلص خادم سلسلہ تھے۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے اردو اور فارسی زبان میں قرآن کریم ناظرہ مع قواعد آن لائن پڑھا رہے تھے۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مرحوم کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی خودداری اور صبر تھا۔ کبھی کسی پر بوجھ نہیں بنے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بعض اوقات اپنے گھر پر ہی تبلیغی نشست رکھ لیتے۔ شہر کے معززین اور انتظامیہ سے نہایت اچھے تعلقات تھے۔ اپنی جماعت کے لوگوں کی تربیت کرنے کے لیے مختلف ذرائع ڈھونڈتے رہتے تھے۔ کبھی بھی اپنے اور افریقن لوگوں کے درمیان فاصلہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ اپنے ریجن میں بڑی دلجمعی اور محنت سے جماعتی تعمیرات بھی کروائیں اور اچھے کام

کروائے۔ سستے رنگ میں مساجد بھی بنوائیں۔

آپ کی اہلیہ سبیکہ صاحبہ کہتی ہیں کہ اچھے، نیک اور بڑے ذمہ دار مبلغ، شوہر اور باپ تھے۔ ایک بات جو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میرے لیے دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے جماعت کے لیے کوئی بہت بڑا کام کرنے کی توفیق دے۔ میں جماعت کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی تڑپ تھی ان میں۔ جماعتی اموال کی بہت قدر کرتے تھے۔ برداشت کا مادہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کوئی بھی پریشانی یا دکھ ہوتا تو کبھی اسے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ غصے کا نام ونشان نہیں تھا۔ ہر وقت ہنستے مسکراتے رہتے۔ نرمی سے بات کرتے۔ پیار سے اپنی بات سمجھاتے۔

نعمان قدیر صاحب مبلغ ہیں، کہتے ہیں حافظ صاحب ایک معاملہ فہم شخصیت کے مالک تھے۔ جماعتی معاملہ میں جب بھی ان سے مشورہ لیا تو کمال ذہانت سے ایسا مشورہ دیتے تھے کہ معاملہ جو بظاہر مشکل دکھائی دیتا تھا وہ آسانی سے حل ہو جاتا تھا۔ جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی صلاحیت دی تھی۔ احتشام الحق صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کا مربیان کے علاوہ لوکل معلمین کے ساتھ نیز اپنے ہمسایوں اور احباب جماعت کے ساتھ بھی بہت گہرا تعلق تھا جس کا اکثر افراد نے ملاقات کے دوران ذکر بھی کیا ہے۔ مشکلات میں دوسروں کی پوشیدہ مدد کیا کرتے تھے۔ رافع تبسم صاحب کہتے ہیں مرحوم جماعت کے ہر کام کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے اور کوئی کام سپرد کیا جاتا تو ایک فرض نہیں بلکہ عبادت سمجھ کر ادا کرتے تھے۔ وقت کی پابندی، منصوبہ بندی، ذمہ داری اور اخلاص آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ مرحوم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ ہمیشہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے نئے نئے طریق سوچتے رہتے تھے۔ آپ نوجوانوں، بچوں اور بڑوں سب کی تربیت کی فکر رکھتے تھے اور یہ بہت ضروری اہم چیز ہے جو ایک مربی میں ہونی چاہیے۔ اسی طرح مرحوم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ میں اخلاص بہت تھا اور بے لوث ہو کر خدمت کرتے تھے۔ کبھی اظہار نہیں کرتے تھے۔ شہرت کے طالب نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے تھے۔ جہاں بھی لگایا ہمیشہ دین کی خدمت کے لیے مصروف رہے۔ بچوں کو قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھاتے اور بڑی محبت سے پڑھاتے اور بہت سارے بچے ان کے شاگرد ہیں جو ان کو یاد کرتے ہیں۔

دوسرا ذکر ہے **یلنگا مومنی (Yilyinga Moumini) صاحب۔**

یہ برکینا فاسو کے ہیں۔ وہاں ایک جگہ کے زعیم انصار اللہ تھے۔ جولائی کے مہینے کی بات ہے، کھیتوں میں کام کر رہے تھے کہ اس دوران دہشت گردوں نے فائرنگ کا نشانہ بنا کر انہیں شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1989ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔

ودود صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ شہید مرحوم جماعت اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے نہایت مخلص انسان تھے۔ ان میں قرآن کریم سے عشق، مسجد سے گہرا تعلق، عبادت، اطاعتِ خلافت اور جماعتی خدمت کا خاص جذبہ تھا۔ اسی طرح عبداللہ جنگانی صاحب معلم ہیں بیان کرتے ہیں کہ بہت بہادر، نڈر، مخلص، تقویٰ شعار، عبادت گزار، خوش اخلاق، ملنسار، کم گو اور خلافت سے محبت و اطاعت کرنے والے بہترین کارکن تھے۔ اکثر مسجد میں سب سے پہلے پہنچتے اور بیٹھ کے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

اسی طرح معلم صاحب بیان کرتے ہیں کہ فجر کے وقت ان کے گھر کے سامنے سے جب مَیں گزرتا تو ان کے گھر سے تلاوت کی آواز آتی تھی۔ عبدالرحمٰن صاحب جو اس جگہ کے ریجنل صدر ہیں وہ کہتے ہیں۔ جماعتی طور پر جب بھی وقارِ عمل ہوتا تو عمر میں بڑے ہونے کے باوجود جب بھی ان کو میں نے کہا تو خود بھی آتے اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کے آتے اور ہر جلسے، اجتماع میں ضرور شامل ہوتے۔ طبیعت ناساز بھی ہوتی تب بھی جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے۔

امین بلوچ صاحب کہتے ہیں کہ میں بھی اس علاقے میں رہا ہوں۔ چندے میں بڑے باقاعدہ تھے۔ اسی طرح مکرم بالبونے صاحب مقامی معلم ہیں وہ کہتے ہیں کہ شہادت سے ایک دن قبل بھی اپنے چندے کے متعلق رابطہ کیا اور اس کی ادائیگی کی فکر ظاہر کی اور وہ جماعت کی خدمت کے جذبے سے بھرپور تھے۔ اور یہی خصوصیات ہر لکھنے والے نے ان کے بارے میں لکھی ہیں۔

ان کے پسماندگان میں دو بیوائیں اور 13/ بیٹے بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ تیسرا ذکر ہے مکرم یحییٰ سومارے (Soumare) صاحب۔

یہ مالی کے ہیں۔ یہ بھی گذشتہ دنوں 32/ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ بھی شہید ہی ہیں۔ مالی میں دہشت گردی کے باعث کچھ عرصے سے حالات خراب ہیں۔ یحییٰ سومارے صاحب گاؤ ریجن کے علاقے اینی فیس (Anefis) میں فوجی ڈیوٹی پر مامور تھے۔ یہ فوج میں تھے۔ اور 4/ جولائی کو کہتے ہیں موسم خراب تھا، تیز ہوا چل رہی تھی۔ انہوں نے اس موقع پر اپنے افسرِ اعلیٰ سے کہا کہ میں ذرا فوجی دستے جو ڈیوٹی پر ہیں ان کی خیریت معلوم کر آؤں اور دہشت گردوں کے خلاف جو دستے گشت پر مامور تھے ان کو دیکھنے کے لیے جب باہر نکلے تو اس دوران دہشت گردوں نے حملہ کر دیا اور جس کے دوران یحییٰ صاحب شہید ہو گئے۔ ان کے بارے میں اَور لکھا ہے کہ بائیس ستمبر کو مالی کے یوم آزادی کے دن فوج میں ان کے عہدے میں ترقی بھی ہونی تھی اور ان کو میڈل آف آنر بھی ملنا تھا۔ فوج کی طرف سے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ اسی طرح ان کی تقرری بھی بڑے شہر میں ہونی تھی لیکن اس سے پہلے ہی انہوں نے جام شہادت نوش کر لیا۔

ان کے بھائی فودی سومارے کہتے ہیں کہ یحییٰ سومارے نے 2022ء میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ جلسے کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی ان کے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی اور عجیب سکون اور اطمینان محسوس ہوا۔ جلسے کے دوران تقاریر سننے اور جماعتی لٹریچر خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی کے مقامی زبان میں ترجمے کے مطالعے سے ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوا۔ خاص طور پر جہاد سے متعلق جماعت احمدیہ کے عقلی اور اسلامی اصولوں کے مطابق موقف نے ان کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اسی جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ایک مثالی شوہر، اپنے بچے کے لیے نہایت شفیق والد اور ہماری ضروریات کا خیال رکھنے والے تھے۔ ہر مشکل وقت میں ہمارے لیے مضبوط سہارا بنتے تھے۔ ان کے والدین کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انتہائی محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے فون کر کے ہماری خیریت دریافت کرتے تھے۔ ہماری ضروریات کا خیال رکھتے تھے اور ہماری ہر تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ بڑے فرمانبردار بیٹے تھے۔

مشنری انچارج صاحب مالی لکھتے ہیں ایک ہنس مکھ نوجوان اور خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ضرورت مند افراد کا خیال رکھنے والے، اپنے اور غیر دونوں کے لیے ایک اچھا نمونہ اختیار کرنے والے، خاندانی رشتوں کو اچھی طرح نبھانے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ نومبائع ہونے کے باوجود مرحوم کو جماعت احمدیہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام سے انتہائی فدائیت اور گہری وابستگی اور عقیدت اور حقیقی محبت کا تعلق تھا۔ آپ کے والد صاحب احمدی نہیں تھے لیکن بیٹے کی شہادت کے بعد انہوں نے دیکھا کہ جماعت کا جو حسنِ سلوک ہے اور جماعت نے جس طرح سارا کچھ سنبھالا ہے، یہ ہمدردی دیکھ کر وہ متاثر ہوئے اور دین کی تو پہلے ہی تحقیق کر رہے تھے۔ کہتے ہیں احمدیت کی سچائی اب مجھ پر عیاں ہو گئی ہے۔ اس لیے انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسی طرح اگلا ذکر

مکرم سراج الحق قریشی صاحب

کا ہے۔ یہ نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ تھے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں چھیاسی 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

ان کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت میاں قطب الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی۔ ان کو خواب آئی تھی کہ مسیح موعودؑ آ چکے ہیں۔ چنانچہ یہ قادیان گئے اور حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کی دادی بھی صحابیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دادا کو دو بیٹوں قریشی فضل حق اور قریشی عبدالغنی صاحب سے نوازا اور یہ دونوں بیٹے دین کی بڑی خدمت کرنے والے تھے اور باوجود کاروبار کرنے کے ہر وقت دین کی خدمت کے لیے تیار رہتے تھے اور ربوہ کی آبادکاری میں بھی ان کا بہت حصہ ہے خاص طور پر جب پانی تلاش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے تو اس وقت بھی نلکے وغیرہ لگانے کا کام ان کے سپرد تھا۔ قریشی سراج الحق صاحب کے نانا مولوی محمد عثمان صاحبؓ بھی صحابی تھے۔ آج کل یہ بطور نائب ناظر اور نائب افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمت انجام دے رہے تھے۔ باقاعدہ جماعتی خدمت تو انہوں نے کچھ سال پہلے، تقریباً پندرہ بیس سال پہلے شروع کی ہے۔ اس سے پہلے آپ محکمہ تعلیم میں مختلف کالجوں میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ٹی آئی کالج ربوہ میں بھی انہوں نے پڑھایا۔

سید قاسم احمد صاحب کہتے ہیں کہ سراج الحق قریشی صاحب کی وفات سے دفتر جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے ان کا نہایت ہمدرد اور غمگسار ساتھی اور بزرگ جدا ہو گیا ہے۔ جب بھی ان کے سپرد کوئی کام کیا جاتا نہایت ذمہ داری سے انجام دیتے۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ ایک بیٹے قمر الحق قریشی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور شعبہ تاریخ میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر ہے مکرم لاول طیب (Lawal Toyeeb) صاحب معلم سلسلہ نائیجیریا۔

یہ بھی گذشتہ دنوں تیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں براہ راست نشریات کی تیاری کے دوران آپ مسجد کی سیٹلائٹ کی ڈش مرمت کرتے ہوئے سیڑھی سے گر کر شدید زخمی ہو گئے۔ علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی پر بہت شدید چوٹ آئی تھی۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ تقریباً 11/ ماہ کی ایک بیٹی شامل ہے۔

2018ء میں جامعۃ المبشرین نائیجیریا سے تعلیم مکمل کی اور معلم کی حیثیت سے ان کی تعیناتی ہوئی۔ نہایت منکسر المزاج، فعّال اور مخلص معلم تھے۔ جماعت کی طرف سے عائد کی جانے والی ہر ذمہ داری اپنی استطاعت کے مطابق نہایت عمدگی، محنت اور اخلاص کے ساتھ بہترین انداز میں سرانجام دیتے تھے۔ ان کے والدین کہتے ہیں نہایت ذمہ دار، والدین کا بے حد خیال رکھنے والے اور خدمت گزار بیٹے تھے۔ محدود مالی وسائل کے باوجود ہمیشہ حتّی المقدور اپنے والدین کی مالی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور خلافت احمدیہ کی ہدایات پر عملی طور پر کاربند رہتے تھے۔ اپنے حسنِ اخلاق، خلوص اور شفقت کی وجہ سے جماعتی افراد اور دیگر مسلمانوں اور غیر مسلموں سب میں یکساں طور پہ محبوب تھے۔

ایک معلم منور صاحب ہیں۔ وہ بھی یہی بتاتے ہیں کہ نہایت عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ بڑا صبر تھا اور حوصلہ تھا۔ دوسروں کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے اور زمانہ طالب علمی سے ہی جماعت کی خدمت کا ان کو بہت شوق تھا۔ بستر علالت پر بھی باوجود یہ کہ شدید بیمار تھے۔ چوٹ لگی ہوئی تھی اور تکلیف میں تھے لیکن جماعتی معاملات اور جماعت کے افراد کی تربیت کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا جنازہ ہے مکرم ریٹائرڈ ماسٹر غفور احمد صاحب

جو آج کل کینیڈا میں تھے۔ سانگلہ ہل کے ایک گاؤں میں یہ صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، خدا ترس، ملنسار اور خلافت کے شیدائی، ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت کرنے والے وجود تھے۔ غیروں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتے۔ بعض کی چُھپ کے مالی مدد کرتے۔ جماعتی چندوں اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ باقاعدہ خطبات سنتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ جماعتی کارکنان، واقفینِ زندگی کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ اسی طرح نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں ہیں۔ ان کے ایک بیٹے نعیم اقبال صاحب فجی کے امیر و مشنری انچارج ہیں جو والد صاحب کی وفات کے وقت میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر و حوصلہ عطا فرمائے اور مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

☆☆☆☆

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۴/ستمبر ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۷)

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق و ترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

(قسط نمبر:18) (حصہ سوم)

مستشرقین کا اعتراض:

بعض مستشرقین جن میں سے ایک منٹگمری واٹ بھی ہے نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ غارِ حرا میں عبادت کے لئے نہیں جاتے تھے بلکہ مکہ کے بعض دوسرے لوگوں کی طرح گرمیوں کے موسم میں گرمی سے بچنے کے لئے غارِ حرا میں جا کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ لکھتا ہے۔

There is no improbability in Muhammad's going to Hira, a hill a little way from Mecca, with or without his family. It might be a method of escaping from the heat of Mecca in an unpleasant season for those who could not afford to go to at-Taif.

آپؑ کے ارشاد سے اس قسم کے اعتراضات کی بھی تردید ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمایا کہ ”یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا“ (ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 4 صفحہ 34)

پس ایسی خطرناک اور تنگ و تاریک غار میں کوئی کیونکر گرمیوں کے موسم میں جا کر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بیٹھ سکتا ہے گرم موسم میں تو ایسی جگہ مزید گرم ہوتی ہے اور ہزار کیڑے مکوڑے اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ عرب کے تاریخی حالات کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں بعض سرسبز و شاداب علاقے بھی موجود تھے مثلاً یمن حجر طائف وغیرہ۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امیر لوگ وہاں گرمیوں کے موسم میں جا کر رہا کرتے تھے نیز منٹگمری واٹ کا یہ خیال بھی درست نہیں کہ محمد ﷺ عرب کے امیر لوگوں کی طرح سرسبز و شاداب علاقہ میں جا کر رہنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ سے یہ بات نہایت واضح ہے کہ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد آپ ﷺ کے پاس اتنے وسائل موجود تھے کہ آپ ﷺ عرب کے کسی بھی ٹھنڈے سرسبز و شاداب علاقہ میں جا کر سکونت اختیار کر سکتے تھے۔ لیکن دنیا کے ان آراموں سے آپ کو کوئی غرض نہ تھی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے واضح ہے کہ ”آپ ان گرمیوں میں تنہا غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے“۔ عبادت گزاروں کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ ان میں سے بعض عبادت کے لئے تنہائی کی جگہوں کو پسند کر کے رہا کرتے تھے۔ عرب کے متعبدین غاروں میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے اور آنحضور ﷺ تو تمام عابدوں سے بڑھ کر عابد تھے اور یہی حرا کی عبادتیں تھیں جس نے بالآخر دنیا کو منور کر دیا۔

نزولِ وحی:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے۔ تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا۔ اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گنہ سے آلودہ ہو گئی ہے۔ اس لئے میں تجھے اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہوں۔ اب تُو اور لوگوں کو تنبیہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں۔ اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں۔ اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دیئے۔ اور آپ کے دل کو روشن کیا تھا“

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465،466)

فرمایا۔ ”آنحضرت ﷺ کو ہرگز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپ کو پیغمبر کہیں اور آپ کی اطاعت کریں اور اسی لیے ایک غار میں جو قبر سے زیادہ تنگ تھی جا کر آپ عبادت کیا کرتے تھے اور آپ کا ہرگز ارادہ نہ تھا کہ اس سے باہر آویں آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپ کو خود باہر نکالا اور آپ کے ذریعے سے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا“

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 3 صفحہ 619)

کتبِ حدیث و تاریخ و سیرت میں نزولِ وحی کی ابتدا کے متعلق بڑی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ پچھلے صفحات میں بخاری کی ایک لمبی روایت درج کی گئی ہے جو حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کی تائید کرتی ہے۔

خشیتُ علیٰ نفسی کی حقیقت:

نزولِ وحی کی ابتدا کے وقت آنحضور ﷺ پر ایک خوف کی کیفیت طاری تھی جس کا اظہار خشیتُ علیٰ نفسی (یعنی مجھے اپنے نفس کے بارے خوف لاحق ہوا) کے الفاظ سے اور ما انا بقارئ کہ میں پڑھنا نہیں جانتا اور اسی طرح زملونی زملونی سے اس خوف کا اظہار ہوا۔ اس خوف کی ایک وجہ تو صاف ظاہر ہے کہ جب حکمِ ماموریت ہوا تو آپ ﷺ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں تو اُمّی ہوں پھر کس طرح اس کلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے سکوں گا۔ آپ ﷺ کو اس منصب کی ذمہ داری کا مکمل عرفان حاصل ہو چکا تھا جس کی وجہ سے دل میں عجز کی وجہ سے خوف پیدا ہوا۔ اس بات کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

”اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں۔ اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا“

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465،466)

حضور نے خشیتُ علیٰ نفسی کے متعلق ایک نہایت اہم نکتہ بیان فرمایا ہے جو آنحضور ﷺ کی ارفع شان کا بھی اظہار ہے اور تمام انسانوں کے لئے بھی رہنمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرائیل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ خشیتُ علیٰ نفسی یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔ لیکن جو لوگ بغیر تزکیہِ نفس کے جلدی سے ولی بننے کی خواہش کرتے ہیں وہ جلدی سے شیطان کے فریب میں آجاتے ہیں“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 578)

فترتِ وحی کی حکمت:

آغازِ نزولِ وحی کے بعد کچھ عرصہ کے لئے نزولِ وحی کا سلسلہ رک گیا۔ کتبِ احادیث و سیرۃ النبی ﷺ میں اس عرصہ کو فترۃ وحی کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس موضوع پر بھی محدثین و مورخین نے بہت کچھ بیان کیا ہے۔ لیکن فترۃ وحی کے متعلق عدیم المثال تفسیری نکات اور اس واقعہ کا عظیم روحانی تجربہ ہونے کا بیان اور اس کی نہاں در نہاں غرض و غایت کا بیان صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہی منکشف فرمایا ہے۔

”اس مضمون کو دیکھ کر انسان کس قدر انشراح کے ساتھ قبول کر سکتا ہے کہ قرآنِ کریم کس قدر عالی مضامین کو کیسے انداز اور طرز سے بیان کرتا ہے۔ پھر قرآنِ شریف میں ایک مقام پر رات کی قسم کھائی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت کی قسم ہے جب وحی کا سلسلہ بند تھا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک مقام ہے جو ان لوگوں کے لئے جو سلسلۂ وحی سے افاضہ حاصل کرتے ہیں آتا ہے وحی کے سلسلہ سے شوق اور محبت بڑھتی ہے لیکن مفارقت میں بھی ایک کشش ہوتی ہے جو محبت کے مدارجِ عالیہ تک پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ایک ذریعہ قرار دیا ہے کیونکہ اس سے قلق اور کرب میں ترقی ہوتی ہے اور روح میں ایک بے قراری اور اضطراب پیدا ہوتا ہے جس سے وہ دعاؤں کی روح اس میں نفخ کی جاتی ہے کہ وہ آستانۂ الوہیت پر یارب! یارب! کہہ کر اور بڑے جوش اور شوق اور جذبہ کے ساتھ دوڑتی ہے جیسا کہ ایک بچہ جو تھوڑی دیر کے لئے ماں کی چھاتیوں سے الگ رکھا گیا ہو بے اختیار ہو کر ماں کی طرف دوڑتا اور چلّاتا آتا ہے، اسی طرح پر بلکہ اس سے بھی بے حد اضطراب کے ساتھ روح اللہ کی طرف دوڑتی ہے اور اس دوڑ دھوپ اور قلق و کرب میں وہ لذت و سرور ہوتا ہے جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو روح میں جس قدر اضطراب اور بیقراری خدا تعالیٰ کے لئے ہوگی اسی قدر دعاؤں کی توفیق ملے گی اور ان میں قبولیت کا نفخ ہوگا۔ غرض یہ ایک زمانہ ماموروں اور مرسلوں اور ان لوگوں پر جن کے ساتھ مکالماتِ الٰہیہ کا ایک تعلق ہوتا ہے اور اس سے غرض اللہ تعالیٰ کی یہ ہوتی ہے کہ تا ان کو محبت کی چاشنی اور قبولیتِ دعا کے ذوق سے حصہ دے اور ان کو اعلیٰ مدارج پر پہنچا دے تو یہاں جو ضحیٰ اور لیل کی قسم کھائی، اس میں رسول اللہ ﷺ کے مدارجِ عالیہ اور مراتبِ محبت کا اظہار ہے اور آگے پیغمبرِ خدا کا ابراء کیا کہ دیکھو دن اور رات جو بنائے ہیں ان میں کس قدر وقفہ ایک دوسرے میں ڈال دیا ہے ضحیٰ کا وقت بھی دیکھو اور تاریکی کا وقت بھی خیال کرو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ خدا تعالیٰ نے تجھے رُخصت نہیں کر دیا۔ اس نے تجھ سے کینہ نہیں کیا بلکہ ہمارا یہ ایک قانون ہے جیسے رات اور دن کو بنایا ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بھی ایک قانون ہے کہ بعض وقت وحی کو بند کر دیا جاتا ہے تا کہ ان میں دعاؤں کے لئے زیادہ جوش پیدا ہو۔ اور ضحیٰ اور لیل کو اس لئے بطورِ شاہد بیان فرمایا تا آپ کی امید وسیع ہو اور تسلی اور اطمینان پیدا ہو“

(ملفوظات [2003 ایڈیشن]۔ جلد 1 صفحہ 150-149)

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 70 تا 74، مطبوعہ کینیڈا 2018)

***

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street, Melapalayam, Tirunelveli-627005, Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road, Balaji Nagar Extension, Puzhuthivakkam, Chennai-600091, Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot, Siphraya, Bangrak, Bangkok - 10500, Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

تذکار مہدی

سید نا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی تو ان کی تعداد سات سوتھی۔صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپؐ نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپؐ کوخیال ہے کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے اور انہوں نے کہا یا رَسُولَ اللہِ! اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا۔یہ کیا شاندار ایمان تھا کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا مگر آج صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں مگر حالت یہ ہے کہ جس سے بھی بات کرو اندر سے کھوکھلا معلوم ہوتا ہے اور سب ڈر رہے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔کجا تو سات سو میں اتنی جرأت تھی اور کجا آج سات کروڑ بلکہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں مگر سب ڈر رہے ہیں اور یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے۔جس کے اندر ایمان ہوتا ہے وہ کسی سے ڈر نہیں سکتا۔

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے ایک دفعہ آپ گورداسپور میں تھے میں وہاں تو تھا مگر اس مجلس میں نہ تھا جس میں یہ واقعہ ہوا۔مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا آریوں نے اُس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دے دوخواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو، یہ تمہاری قومی خدمت ہو گی اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ میں ضرور سزا دوں گا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپ لیٹے ہوئے تھے یہ سن کر آپ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اُس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا اور پھر اُس کا تنزل ہو گیا یعنی وہ ای اے سی سے منصف بنا دیا گیا اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آ کر کیا تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اُس کا دودھ بیس سیر ہو گیا ہے خوشی کی بات یہی ہے کہ دودھ ہی بڑھایا جائے اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔

(بعض اہم اور ضروری امور،انوار العلوم جلد 16 صفحہ 294-293)

ہندو مجسٹریٹ کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر 1902ء میں مخالفین کی طرف سے ایک کیس چلایا گیا اور جس مجسٹریٹ کے سامنے یہ کیس پیش تھا وہ آریہ تھا۔اسے لاہور بلا کر آریہ لیڈروں نے قسم دلائی کہ اس مقدمہ میں مرزا صاحب سے پنڈت لیکھرام کا بدلہ ضرور لینا ہے اور اس نے اپنے لیڈروں کے سامنے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا۔خواجہ کمال الدین صاحب کو رپورٹ پہنچی کہ اس طرح مجسٹریٹ کو لاہور بلا کر قسم کھلائی گئی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف رکھتے تھے۔خواجہ کمال الدین صاحب نے آپ سے کہا کہ کسی نہ کسی طرح اس مقدمہ میں صلح کر لی جائے کیونکہ یہ پکی بات ہے کہ مجسٹریٹ کو لاہور بلا کر اس سے یہ وعدہ لیا گیا ہے کہ وہ ضرور سزا دے اور اس نے سزا دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔خواجہ کمال الدین صاحب کی یہ عادت تھی کہ وہ بات لمبی کرتے تھے۔انہوں نے کہا۔حضور مجسٹریٹ ضرور قید کر دے گا اور سزا دے دے گا۔بہتر ہے فریق ثانی سے صلح کر لی جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنیوں پر سہارا لے کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔خواجہ صاحب! خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان بات ہے میں خدا تعالیٰ کا شیر ہوں وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔وہ دو مجسٹریٹوں میں سے جو اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر تھے۔ایک کا لڑکا پاگل ہو گیا۔اس کی بیوی نے اسے لکھا (وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا مامور تو نہیں مانتی تھی) کہ تم نے ایک مسلمان فقیر کی ہتک کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ایک لڑکا پاگل ہو گیا ہے۔اب دوسرے کیلئے ہوشیار ہو جاؤ۔وہ تعلیم یافتہ تھا اور ایسی باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا اس نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی۔نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا دوسرا لڑکا دریا میں ڈوب کر مر گیا۔وہ دریائے راوی پر گیا وہاں نہا رہا تھا کہ مگرمچھ نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اس طرح وہ بھی ختم ہو گیا۔وہ مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر تنگ کیا کرتا تھا کہ مقدمہ کے دوران میں سارا وقت آپ کو کھڑا رکھتا اگر پانی کی ضرورت محسوس ہوتی تو پینے کی اجازت نہ دیتا۔ایک دفعہ خواجہ صاحب نے پانی پینے کی اجازت بھی مانگی مگر اس نے اجازت نہ دی۔بعد میں اس کی یہ حالت ہوئی کہ اس نے خود مجھ سے دعا کے لئے درخواست کی۔میری عمر چھوٹی تھی کوئی بیس بائیس سال کی ہو گی۔میں کہیں جانے کے لئے اسٹیشن پر کھڑا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور ایک گھنٹہ میرے پاس کھڑا رہا اور اس نے درخواست کی کہ میرے لئے دعا کریں کہ کسی طرح یہ عذاب مجھ سے دور ہو جائے۔دوسرے مجسٹریٹ نے بظاہر آپ کو مقدمہ میں کوئی تکلیف نہیں دی لیکن آخر میں آپ کو جرمانہ کی سزا دے دی۔وہ بھی ذلیل وخوار ہوا اور ملازمت سے الگ کر دیا گیا۔

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ 428-429)

نشانِ صداقت

یہ سب لوگ خدا تعالیٰ کا قرب پا کر آیاتِ مُبَیِّنٰت کا مقام حاصل کر گئے اور ان میں ہر شخص کو دیکھ کر لوگ اپنا ایمان تازہ کرتے تھے۔پھر جب اُن کا نور دھندلا ہوا تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے اندر پیدا کیا اور آپ کا وجود ہمارے لئے آیاتِ مبینات بن گیا۔جو شخص بھی آپ کے پاس بیٹھا اس کو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی نظر آ گئی اور کوئی چیز اس کو اسلام سے ہٹانے والی نہ رہی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین بھیںّ والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا آریوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ضرور کچھ نہ کچھ سزا دے اور اُس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ بات سنی تو ڈر گئے۔وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گورداسپور حاضر ہوئے جہاں مقدمہ کے دوران میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور کہنے لگے حضور بڑے فکر کی بات ہے۔آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے آپ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔”خواجہ صاحب خدا کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ میں خدا کا شیر ہوں وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں یکے بعد دیگرے یہ مقدمہ پیش ہوا اور ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا دریا میں ڈوب کر مر گیا اور وہ اس غم میں نیم پاگل ہو گیا۔اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا کہ ایک دفعہ میں دہلی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے کہنے لگا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ایسی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔اب میرا ایک اور بیٹا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اور مجھے دونوں کو تباہی سے بچائے۔غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں ناکامی ہوئی۔یہ آیاتِ بینات ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا رہتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 359-360)

(بعض اہم اور ضروری امور،انوار العلوم جلد 16 صفحہ 277-276)

(تذکار مہدی صفحہ 201 تا 204،ایڈیشن 2020 یوکے)

***

ارشاد باری تعالیٰ

سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا

(البقرۃ:۳۳)

یعنی اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے ہمیں سکھایا

طالب دعا : (Dr. Atiya (France

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اپنے مریضوں کا علاج صدقہ وخیرات سے کرو اور بلاؤں کے طوفان کا دعا اور تضرّع سے مقابلہ کرو“۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصدقات باب الترغیب فی اداء الزکوٰۃ)

طالب دعا : شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

مجلس عرفان

لجنہ اماءاللہ ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ اور طالبات کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

میری تقریروں میں سے passage نکال کر بھیجا کریں۔ ہر ہفتہ ایک پوائنٹ اس طرح پوری تقریر سر کولیٹ کرتے رہیں۔

مورخہ ۵/اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماءاللہ ناروے کی نیشنل مجلسِ عاملہ اور طالبات کے ایک وفد کو شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں واقع ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے ناروے سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے اور تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

بعد ازاں تمام شاملینِ مجلس کو حضورِ انور سے مختلف سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضورِ انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُرمعارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ

تبلیغ کے دوران جب لوگوں کو خدا پر ایمان لانے کے بارے میں کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو خدا سے نہیں کہا تھا کہ ہمیں اور اس دنیا کو پیدا کریں، نیز دریافت کیا کہ ایسے لوگوں کو کیا جواب دینا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور اس نے پیدا کیا۔ حضور انور نے سمجھایا کہ اگر تمہارے ہاتھ میں کوئی چیز ہو، یہ کاپی میرے ہاتھ میں ہے، مَیں اس کو یہاں رکھوں یا یہاں رکھوں، میری مرضی ہے، کسی کو اعتراض تو نہیں ہو سکتا اور اس کا حق نہیں۔

حضورِ انور نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کائنات کی وسعت کے تناظر میں انسان کی معمولی حیثیت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو واضح فرماتے ہوئے بصیرت افروز راہنمائی عطا فرمائی کہ اس طرح جان ہے، یہی چیز سمجھنی چاہیے کہ وہ مالک ہے، اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے، دنیا میں مختلف چیزیں پیدا کیں، جانور پیدا کیے، شیر پیدا کیے، گائے پیدا کی، ہاتھی پیدا کیے، deer پیدا کیے اور بے شمار چیزیں پیدا کیں۔ درخت بنائے، پہاڑ بنائے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا کہ سارے میری حمد کرتے ہیں، میری تعریف کرتے ہیں، ان کو پتا ہے کس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ اس لیے تم بھی کرو اور یہ پوری کائنات اتنی بڑی ہے، پورا Universe ہے، آپ Universe کا اگر map دیکھو، Galaxies دیکھو، آجکل تو تصویریں بھی بڑی ماڈرن آگئی ہیں، coloured galaxy بھی آگئی ہے، اس میں بہت سے مختلف stars اور planets میں سے بعض بہت چھوٹے اور بعض بڑے نظر آتے ہیں اور ان Galaxies کے اندر نقطوں میں بھی ہماری یہ ایک زمین نظر نہیں آتی۔ وہاں لکھا ہوتا ہے کہ Our earth is somewhere here۔

حضورِ انور نے یاد دلایا کہ ہم اتنی سی چھوٹی چیز ہیں اور اس میں ہماری ایک انسان کی کیا حیثیت ہے، بالکل ہی ایک minor microscopic germ کی بھی نہیں ہے۔

اسی تناظر میں حضورِ انور نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اتنی دنیا پیدا کی ہے، اپنی مرضی سے پیدا کی ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ تو میرا تم پر احسان ہے کہ مَیں نے تمہیں پیدا کیا اور تم اتنی چھوٹی چیز ہو، اتنی چھوٹی سی زمین ہے اور اس میں حیثیت تمہاری کیا ہے کہ جس میں نو اَرب کی آبادی ہے؟ اس میں تمہیں چاہیے کہ میرا شکر ادا کرو کہ مَیں نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں اتنی نعمتیں دیں اور تم اس دنیا میں آرام سے گزر رہے ہوتے ہو۔

مزید برآں حضورِ انور نے اللہ کی حکمتوں کا حقیقی فہم و ادراک پیدا کرنے کی غرض سے ایک سبق آموز واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ ایک پاگل جیسا انسان تھا، مجذوب سا سڑک پر بیٹھا ہوتا تھا اور جب وہاں سے گزرتے تھے، تو وہ ہمیشہ سر مارتا ہوا یہ کہا کرتا تھا کہ اللہ میاں! تیری دنیا پسند نہیں آئی۔ جس طرح آج کل کے تمہارے پاگل لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں پیدا نہیں کیا۔ وہ بھی کہتا تھا کہ اللہ میاں تیری دنیا پسند نہیں آئی۔ روزانہ سڑک پر بیٹھے شور مچایا ہوتا تھا اور نعرہ لگاتا تھا کہ دنیا پسند نہیں آئی، دنیا پسند نہیں آئی، دنیا پسند نہیں آئی۔ ایک دن خلیفہ اوّلؓ کہتے ہیں کہ مَیں وہاں سے گزرا، ان کی خلافت سے پہلے کی بات ہے، تو وہ خاموش بیٹھا تھا۔ تو مَیں نے کہا کہ آج تم خاموش ہو، شور نہیں مچا رہے اور اللہ میاں کو کہہ نہیں رہے کہ تیری دنیا پسند نہیں آئی، تو کہنے لگا کہ آج اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دیا ہے کہ پھر جو تمہیں دنیا پسند آئی ہے، وہاں چلے جاؤ، تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس پاگل کو تو سمجھ آگئی کہ جواب نہیں، لیکن ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔

ایک لجنہ ممبر نے راہنمائی کی درخواست کی کہ

عائلی مسائل اور خُلع یا طلاق کے اضافے کی وجہ سے اگر شادی کرنے سے ڈر لگے، تو اس خیال کو کیسے دُور کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے مفصّل راہنمائی عطا فرماتے ہوئے توجہ دلائی کہ یہ تو صدر لجنہ، صدر جماعت، امیر جماعت، سیکرٹری تربیت، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، سیکرٹریان اور آپ لوگوں کا کام ہے کہ لوگوں کی تربیت کریں۔ یہی مَیں خطبے دیتا رہتا ہوں۔ حضورِ انور نے جلسہ ہائے سالانہ یوکے اور جرمنی اور نیشنل اجتماع یوکے کے موقع پر لجنہ سے کیے گئے حالیہ خطابات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان میں بھی یہی کہا ہے کہ اصلاح کرو، اپنے مردوں کی بھی اصلاح کرو، عورتوں کی بھی اصلاح کرو اور جو بیعت کا مقصد ہے اس کو پُورا کرو۔

حضورِ انور نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مرد اور عورت کے لیے بہت سارے حقوق رکھے ہیں اور مردوں کو کہا کہ عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ کہ اُن سے اچھی طرح حسنِ سلوک کیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنِ سلوک کی اپنی مثالیں قائم کیں کہ کس طرح خیال رکھا کرتے تھے۔

حضورِ انور نے ایک واقعہ کے ذریعے بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ ایک اپنے صحابیؓ کو بہت غصّے کا اظہار کیا۔ اس نے کوئی ایسی بات کی تھی کہ میری بیوی اپنے گھر چلی گئی تھی، اپنے ماں باپ کو ملنے کے لیے میکے گئی تھی اور ایک دن یا دو دن کے لیے پوچھ کر گئی تھی اور دس دن بعد آئی ہے۔ اب مَیں نے عہد کیا ہے کہ مَیں نے کبھی اس کو ماں باپ کو ملنے نہیں جانے دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بات ہوئی، آپ کو بڑا غصّہ چڑھا، آپؑ نے اس کو اتنا ڈانٹا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنے غصّے میں آپؑ کو کبھی نہیں دیکھا تھا کہ میری مجلس میں بیٹھے ہو اور بیوی سے یہ سلوک کرو گے، تو یہاں سے تم اُٹھ جاؤ۔ ایک دوسرے صحابیؓ بیٹھے سن رہے تھے، سارے لوگ سر جھکا کے اِستغفار کرنے لگے کہ بڑا غصّہ ہے، وہ صحابیؓ کہتے ہیں کہ مَیں گھر جانے سے پہلے بازار گیا، بازار سے مَیں نے بہت ساری چیزیں اپنی بیوی کو تحفہ دینے کے لیے لیں، کہتے ہیں کہ مَیں بھی بیوی سے ناراضگی کر لیا کرتا تھا۔ بیوی کے پاس گیا، اس کو مَیں نے تحفے دیے اور بڑی نرمی اور پیار سے بات کی تو وہ میرا منہ دیکھتے رہ گئی اور کہنے لگی کہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے، بڑے نرم ہو گئے ہو، خیر تو ہے؟ کہنے لگے کہ بس! آج جو میرا مسیح موعودؑ کی مجلس میں حال ہوا ہے، جو مَیں ڈانٹیں سن کے آیا ہوں، اس کے بعد میری توبہ کہ مَیں کبھی تمہارے سے سختی سے بات کروں۔

حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ یہ تو عقل کی بات ہے، جتنی باتیں ہم کرتے ہیں، واقعات سناتا ہوں، قرآن کے حوالے سناتا ہوں، حدیث کے حوالے سناتا ہوں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سناتا ہوں، مختلف باتیں کرتا ہوں، پھر بھی لوگوں کو عقل نہیں آتی اور مردوں میں برداشت نہیں ہے۔

حضورِ انور نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مردوں میں برداشت زیادہ ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ کہ مردوں کو ہر معاملے میں عورتوں پر فوقیت حاصل ہے، یہ نہیں ہے کہ صرف پیسے کماتے ہیں، تو پیسے دے دیے اور کہہ دیا کہ مَیں نے حق پورا کر لیا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے nerves بھی مضبوط ہوتے ہیں، ان کو دوسرے جذبات کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جس طرح تمہارے جذبات ہیں، اس طرح عورتوں کے بھی جذبات ہیں، اس لیے خیال رکھو۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ مرد عورت کا خیال رکھے اور عورت مرد کا خیال رکھے، دونوں کو اللہ کی پہچان ہونی چاہیے۔

حضورِ انور نے مرد اور عورت کو اپنے جیون ساتھی کے انتخاب میں مادی چیزوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دینداری کے پہلو کو مقدّم رکھنے کی بابت راہنمائی عطا فرمائی کہ اس لیے رشتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رشتہ کرو تو یہ دیکھا کرو۔ عام طور پر چار چیزیں دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ کوئی دیکھتا ہے کہ مَیں جہاں رشتہ کر رہا ہوں، اس خاندان میں دولت ہے کہ نہیں، امیر لوگ ہیں کہ نہیں یا فیملی اچھی ہے کہ نہیں یا عورت خوبصورت ہے کہ نہیں۔ یہ چیزیں دیکھنے والی نہیں ہیں، لیکن ایک چیز جو تمہیں دیکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ اس میں دین ہے کہ نہیں۔ اگر عورت میں دین ہے، تو اس سے رشتہ کرو۔ اگر یہ سوچ مردوں میں پیدا ہو جائے، پھر مرد دیندار عورت کو تلاش کریں گے، تو جب خود دیندار ہوں گے، تو دیندار عورت بھی تلاش کریں گے۔ یہ تو نہیں کہ مرد بدمعاش

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے امسال مورخہ 25،24،23 /اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب جماعت اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شامل ہو کر اس سے فیضیاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

JYOTI SAW MILL

SAWMILL

SK. ZAHOOR AHMAD
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا : شیخ ظہور احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہو اور وہ کہہ دے کہ عورت میری بڑی نیک ہونی چاہیے، نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ جب ایسی باتیں ہوں گی، تو پھر طلاقیں نہیں ہوں گی، سوچ بدل جائے گی۔ اسی طرح عورت جب دیکھے گی کہ مَیں نے رشتہ کرنا ہے تو دیندار سے کرنا ہے، بجائے اس کے کہ مَیں یہ دیکھوں کہ اس کے پاس فلاں ماڈل کی کار ہے کہ نہیں، اپنا گھر ہے کہ نہیں۔ حضورِ انور نے اس عمومی معاشرتی رویّے کی بھی نشاندہی فرمائی کہ ماں باپ پہلے ہی شرط لگا دیتے ہیں کہ اچھا! ہماری بیٹی تمہارے گھر جا رہی ہے، بتاؤ تم علیحدہ گھر میں رہو گے یا سسرال کے ساتھ رہو گے؟ اب چھ مہینے سال دو سال بعد بھی اگر اس کے اتنے حالات نہیں ہیں کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا کرائے پر بھی لے سکے تو وہ کہیں گے کہ تم نے سسرال کے ساتھ رہنا ہے، ہماری بیٹی سسرال میں نہیں رہ سکتی، کچھ دیر تو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ تو لڑکیوں کو برداشت کرنا چاہیے، ذرا سی بات پر وہ بھی خُلع لے لیتی ہیں۔

حضورِ انور نے آخر میں اپنے اندر حقیقی روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سوچ میں تبدیلی لانے اور دین کو دنیاوی معاملات پر مقدّم رکھنے کی بابت تلقین فرمائی کہ یہ دونوں طرف کی سوچیں ہیں، سوچیں بدلو، دین پیدا کرو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرو، اپنے آپ کو یہ سمجھو کہ ہم نے اس زمانے میں جب زمانے کے امام کو مانا ہے تو ہم نے اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی بھی پیدا کرنی ہے، ہم نے صرف دنیا ہی نہیں کمانی۔ اب نا روے ہم آ گئے ہیں، تو یہ نہیں ہے کہ ہم یہی سارا وقت گنتے رہیں کہ اتنے کرونے ہماری کمائی ہو گئی، ہمارے پاس گھر ہے کہ نہیں، mortgage پر ہم نے گھر لے لیا کہ نہیں لیا، ہمارے پاس کار اچھی ہے کہ نہیں، میری اچھی job ہے کہ نہیں، خاوند اپنا کام کر رہا ہے، عورت اپنا کام کر رہی ہے اور پیسے کما رہی ہے اور بچے neglect ہو رہے ہیں، تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ چیزیں سوچنی پڑیں گی، تو سوچیں دونوں طرف کی ہیں، اگر دونوں طرف کی سوچیں ٹھیک ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو جائے، دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد بڑا زور سے کھڑے ہو کے دُہراتے ہو، تو اُس پر عمل کرنے لگ جاؤ، جو بات کہتے ہو اُس پر practice بھی تو ہونی چاہیے، تو پھر نہ خُلع ہو گا، نہ طلاق ہو گی، نہ خوف ہو گا، بے شک جا کے آرام سے شادی کرو۔

ایک شریکِ مجلس نے دریافت کیا کہ مَیں دوسروں، مثلاً غیر احمدی مسلمان یا دہریوں، کو اسلام احمدیت کا پیغام مؤثر اور حکمت کے ساتھ کس طرح سمجھا یا سکھا سکتی ہوں؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ خود احمدیت قبول کر چکی ہیں اور آپ کو اس کا جواب مجھ سے بہتر معلوم ہے۔ آپ نے اسلام کیوں قبول کیا؟ آپ جانتی تھیں کہ اس میں اچھائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں میں بتایا گیا تھا کہ آخری زمانے میں چودھویں صدی میں ایک شخص آئے گا، جو دینِ اسلام کو دوبارہ زندہ کرے گا، کیونکہ آخری زمانے میں لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بھول جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور تابع مبعوث ہو گا، جسے مسیح اور مہدی کے خطاب سے پکارا جائے گا۔

حضورِ انور نے مسلمانوں کے مسیح و مہدی کے عمومی تصوّر کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ باقی تمام مسلمان ابھی تک مہدی اور مسیح کے انتظار میں ہیں، لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دو مختلف ہستیاں ہیں۔ مہدی ایک الگ شخص ہے اور مسیح ایک الگ شخص۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مسیح آسمان سے اُترے گا اور مہدی کہیں شام یا کسی اور جگہ ظاہر ہو گا۔ پھر وہ تلوار لے کر نکلے گا اور خونریزی کرے گا اور صلیبیں توڑ دے گا، تو وہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک، جنوب سے شمال اور مغرب سے مشرق تک صلیبیں توڑنے میں مصروف رہے گا، پھر وہ اپنی پوری زندگی صلیبیں توڑنے اور سؤر مارنے میں گزار دے گا۔ لہٰذا یہ کوئی معقول بات نہیں ہے، اس لیے آپ انہیں کہہ سکتی ہیں کہ دین میں عقل اور سمجھ ہونی چاہیے اور اسلام کا مذہب دانائی سے عاری نہیں۔ تو مَیں نے اسلام اس لیے قبول کیا ہے، کیونکہ مجھے لگا کہ احمدیہ جماعت کے پیش کردہ دلائل ہی اسلام کی حقیقی تعلیمات ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پُورا کرتے ہیں، اس لیے اگر آپ ان باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو پھر آپ انہیں قبول بھی کر سکیں گے۔

پھر انہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کے دفاع میں لٹریچر پیش کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات کو حقیقی معنوں میں بیان اور واضح کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب مَیں نے اسے سمجھا ہے اور مَیں نے اسے قبول کیا ہے۔ ہم مسلمان ہیں، ہم ایک قادرِ مطلق خدا پر ایمان رکھتے ہیں، ہم توحید پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ مانتے ہیں اور ہم مانتے ہیں کہ قرآنِ کریم آخری شرعی کتاب ہے، اب کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور تابع ہونے کا دعویٰ کیا ہے تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو از سرِ نو زندہ کیا جا سکے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ اگر آپ اس طرح سمجھائیں گی، تو وہ سمجھ جائیں گے، جو نیک فطرت ہوں گے، وہ قبول کر لیں گے، جیسا کہ آپ ہیں۔ اگر نہ کریں تو یہ ان کی مرضی ہے۔ ہمارا کام اسلام کا پیغام پھیلانا ہے۔ یہی قرآن کریم کہتا ہے، یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی فرمایا گیا کہ تمہارا کام صرف بَلِّغْ یعنی اسلام کا پیغام پہنچانا ہے، اور اب کون ہدایت پاتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(باقی آئندہ۔۔)

(بحوالہ روزنامہ الفضل 18 اکتوبر 2025ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱/فروری ۲۰۲۶ء بروز بدھ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرم توقیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ایوب احمد ملک صاحب آف ڈڈلی۔یو کے کی نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم توقیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ایوب احمد ملک صاحب (آف ڈڈلی۔یوکے)

۸/فروری ۲۰۲۶ء کو ۶۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کا تعلق دوالمیال ضلع چکوال سے تھا۔آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ واہ کینٹ میں گزارا جہاں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔آپ جماعت میں تفریحی ٹرپس آرگنائز کرتے اور اسی طرح جب کوئی وفات ہوتی تو تجہیز و تکفین، ٹرانسپورٹ اور کھانے کے انتظام کی ڈیوٹی بڑی ذمہ داری سے ادا کیا کرتے تھے۔ ۱۹۷۰ء میں جب آپ سعودی عرب میں مقیم تھے تو اس دوران آپ کو حج بیت اللہ اور متعدد مرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔مرحوم ۲۰۲۰ء میں پاکستان سے یوکے آئے اور یہاں مجلس انصار اللہ کے فعال ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔نمازوں کے پابند تھے اور ٹانگ میں سخت تکلیف کے باوجود ہمیشہ کھڑے ہو کر نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔مسجد احمدیہ دوالمیال پر ۲۰۱۶ء میں شرپسندوں کے حملے میں مرحوم کے بڑے بھائی مکرم خالد جاوید ملک صاحب شہید ہوئے تھے۔

نماز جنازہ غائب

۱۔مکرم چودھری کرامت اللہ صاحب نمبردار ابن مکرم چودھری غلام احمد صاحب (چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا)

۲/جنوری ۲۰۲۶ء کو ۸۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے تھے۔آپ نے مقامی سطح پر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم گھوڑسواری اور نیزہ بازی میں مہارت رکھتے تھے۔ ۱۹۸۴ء کے فسادات میں بڑی دلیری اور بہادری کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ۵ بیٹیاں شامل ہیں۔

۲۔مکرمہ بشریٰ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین بٹ صاحب مرحوم (ملتان)

۱۹/نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی خیر الدین بٹ صاحب رضی اللہ عنہ (آف نارووال) کی بہو تھیں۔مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند، بڑی سادہ مزاج، غریب پرور، دینی غیرت رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ نے لمبا عرصہ لوکل سطح پر خدمت کی توفیق پائی۔وفات سے قبل لوکل لجنہ میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالا رہی تھیں۔سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ گھر میں کروانے کا بہت شوق تھا جس کی تیاری بڑے اہتمام سے کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کی دو بیٹیوں نے نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ فرانس کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

۳۔مکرمہ منصورہ ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل ملک ضیاء الدین صاحب مرحوم (راولپنڈی)

۳۱/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۸۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، سخی دل، مہمان نواز، ایک نیک اور باعمل خاتون تھیں۔روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ ایمان میں پختگی، خلافت سے بے پناہ محبت اور جماعت کی خدمت کا گہرا جذبہ آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ جب بچے تعلیم اور ملازمت کے سلسلہ میں گھر سے باہر گئے تو آپ اور آپ کے شوہر نے ایک کمرے میں رہائش کا فیصلہ کیا اور باقی گھر جماعت کو عطیہ کر دیا۔رشتہ داروں اور ضرورت مندوں کا بے حد خیال رکھتیں اور خود تکلیف اٹھا کر بھی اُن کی مدد کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔آپ مکرم شیخ منیر احمد صاحب شہید (امیر جماعت لاہور) کی نسبتی بہن تھیں۔

۴۔مکرمہ عابدہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ سعید احمد صاحب (کینیڈا)

۲۷/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۷۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے خاندان میں صرف آپ نے اور آپ کے ایک ماموں نے احمدیت قبول کی تھی۔اپنی زندگی کے آخری سال میں شدید علالت کے باوجود بڑی ہمت اور اخلاص کے ساتھ جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔مقامی جماعت کے بک کلب (Book Club) اور قرآن کریم کی کلاسز میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔مضمون نویسی اور نمائشوں میں بھی حصہ لیتی رہیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

۵۔مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خیر محمد صاحب (ڈیرہ غازی خان)

۲۰/نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، مالی قربانی کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔آپ مکرمہ شازیہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم اثمار احمد صاحب (مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ سیرالیون) کی نانی تھیں۔

۶۔مکرم رؤوف احمد صاحب ابن مکرم محفوظ احمد صاحب (Winnenden جرمنی)

یکم جنوری ۲۰۲۶ء کو ۳۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت چودھری محمد نجابت علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔مرحوم تحریک وقف نو میں شامل تھے۔آپ پیدائشی طور پر دل کے عارضے میں مبتلا تھے لیکن بڑی بہادری سے اس بیماری کا مقابلہ کرتے رہے۔ جماعتی پروگراموں میں خود بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے بہن بھائیوں کو بھی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لیے بھرپور تیاری کرواتے۔ بڑے خوش اخلاق، زندہ دل، ملنسار، مہمان نواز، انسانی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار، ایک خاموش طبع، مخلص، باوفا اور فرمانبردار نوجوان تھے۔خلافت سے بہت پیار کا تعلق تھا۔آپ کا مالی قربانی کا معیار اچھا تھا اور چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔لازمی چندوں کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ کو بھی اکثر پیسے بھیجتے رہتے تھے۔آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ میں بطور منتظم تجنید خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆...☆...☆

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا

(الفرقان:31)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

’’سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دوکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 344۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

(خطبہ جمعہ 21/جون 2013ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

توحیدِ الٰہی کا قیام اور اسوۂ رسولِ اکرم ﷺ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/فروری 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال تمام انبیاء علیہم السلام دنیا میں کس بنیادی مقصد کے لیے تشریف لائے؟

جواب تمام انبیاء علیہم السلام دنیا میں توحیدِ الٰہی کے قیام کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو ایک خدا کی عبادت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کی تعلیم دی۔ تاہم اکثریت نے بعد میں اس تعلیم کو چھوڑ دیا۔ آنحضرت ﷺ بھی اسی عظیم مقصد کو کامل صورت میں قائم کرنے کے لیے مبعوث ہوئے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے توحید کی تعلیم کس انداز میں پیش فرمائی؟

جواب آپ ﷺ نے محض توحید ماننے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر توحید کے حق میں مضبوط دلائل بھی پیش فرمائے۔ اسی طرح شرک کی مخالفت بھی بغیر دلیل کے نہیں کی بلکہ اس کی قباحت اور بے حقیقتی واضح فرمائی اور لوگوں کے دلوں میں شرک سے نفرت پیدا کی۔

سوال آنحضرت ﷺ کی تعلیم لوگوں کے دلوں پر اتنی گہری کیوں اثر انداز ہوئی؟

جواب اس کی ایک بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کی اپنی زندگی آپ کی تعلیم کا عملی نمونہ تھی۔ آپ ﷺ کا ہر قول و فعل توحید کی حقیقی تصویر تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو عظیم تعلیم آپ ﷺ کو عطا فرمائی تھی، آپ ﷺ نے سب سے پہلے خود اس پر کامل طور پر عمل کر کے دکھایا۔

سوال آنحضرت ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں توحید کے حوالے سے کیا خاص فکر تھی؟

جواب آپ ﷺ کو یہ فکر تھی کہ کہیں آپ ﷺ کی امت بھی سابقہ اقوام کی طرح اپنے نبی کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر نہ لے آئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اس بات سے پناہ مانگی اور امت کو بھی نصیحت فرمائی کہ آپ ﷺ کو کبھی شرک کا ذریعہ نہ بنانا۔

سوال قرآن کریم نے توحید کے بارے میں کیا بنیادی تعلیم دی ہے؟

جواب قرآن کریم بار بار مختلف پہلوؤں سے توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں فرمایا گیا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسی کی عبادت کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیم کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صرف اسی کی عبادت ہے۔

سوال قرآن کریم شرک کے بارے میں کیا واضح حکم دیتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا، یعنی اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس آیت میں توحید کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے شرک سے اجتناب کا واضح حکم دیا گیا ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی زندگی کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ توحید کے قیام کے لیے گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں لوگوں کو ایک خدا کی طرف بلایا اور شرک و بت پرستی سے نجات کی دعوت دی۔

سوال نبوت سے پہلے بھی آنحضرت ﷺ کی فطرت توحید کے بارے میں کیسی تھی؟

جواب آنحضرت ﷺ کی فطرت نہایت پاکیزہ تھی اور توحید سے محبت آپ ﷺ کے رگ و ریشہ میں ودیعت تھی۔ نبوت سے پہلے ہی آپ ﷺ شرک اور بتوں کی پرستش سے سخت متنفر تھے۔

سوال بُوانہ کے بت کے واقعہ سے آنحضرت ﷺ کی توحید پسندی کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

جواب بُوانہ ایک بت تھا جس کی قریش بہت تعظیم کرتے تھے۔ ابوطالب اور خاندان کے بعض افراد چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ بھی اس موقع پر قوم کے ساتھ شریک ہوں، لیکن آپ ﷺ نے اس سے انکار فرمایا۔ ایک مرتبہ اصرار پر وہاں تشریف لے گئے تو سخت خوف کے ساتھ واپس آئے اور اس کے بعد مشرکانہ تہواروں میں کبھی شرکت نہ کی۔

سوال بحیرا راہب سے ملاقات کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے لات اور عزیٰ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب آپ ﷺ نے بتوں کے بارے میں اپنی شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ لات اور عزیٰ کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو، خدا کی قسم! ان سے بڑھ کر مجھے اور کسی چیز سے نفرت نہیں۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کی فطری توحید پسندی کی واضح دلیل ہے۔

سوال تجارت کے دوران جب ایک شخص نے آپ ﷺ سے لات اور عزیٰ کی قسم کھانے کو کہا تو آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب آپ ﷺ نے صاف فرمایا کہ میں نے کبھی ان بتوں کی قسم نہیں کھائی، بلکہ جب ان کے پاس سے گزرتا ہوں تو منہ پھیر لیتا ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہر قسم کے شرکیہ شعائر سے مکمل براءت اختیار فرمائی ہوئی تھی۔

سوال غارِ حرا میں آنحضرت ﷺ کیوں تشریف لے جاتے تھے؟

جواب آپ ﷺ کو بتوں سے تو نفرت تھی ہی، لیکن آپ ﷺ اپنی قوم کے شرک اور خدائے واحد سے دوری پر بھی افسوس کرتے تھے۔ چنانچہ آبادی سے دور غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور توحید کی حقیقت پر غور و فکر فرماتے تھے۔

سوال پہلی وحی نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ نے سب سے بنیادی پیغام کیا پیش فرمایا؟

جواب پہلی وحی کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو توحیدِ باری تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف تعلیم دینا شروع فرمائی۔ ابتدا میں آپ ﷺ نے نہایت حکمت اور خاموشی سے اپنے قریبی حلقۂ احباب میں یہ پیغام پہنچایا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کی کامیابی کو کس عظیم رنگ میں بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو ایسی حالت میں پایا جب ہر طرف تاریکی تھی، لیکن آپ ﷺ کی بعثت سے وہ تاریکی نور میں بدل گئی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں آپ کی قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ پہن لیا اور ایمان، صدق، وفا اور یقین کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کے لیے ”کامل موحد“ کے الفاظ کس مفہوم میں استعمال فرمائے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کی کامل توحید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ وہ کامل موحد تھے جسے صرف خدا تعالیٰ کا جلال پسند تھا اور آپ ﷺ نے غیر کو اپنی نظر سے گرا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں کامل بندگی، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک امتِ محمدیہ کو توحید کے بارے میں کیا امتیاز حاصل ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دنیا میں توحید کا حقیقی تصور امتِ محمدیہ اور قرآن کریم کے ذریعے نمایاں طور پر قائم ہے۔ قرآن کریم کروڑوں انسانوں کو وحدانیت پر قائم کرتا اور سچے خدا کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

سوال آج امتِ محمدیہ کے بارے میں کیا افسوسناک صورتِ حال بیان کی گئی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امتِ محمدیہ بھی حقیقی توحید کے اس اعزاز کو بھولتی جا رہی ہے جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے دی اور جس کی طرف آنحضرت ﷺ نے امت کو درد اور تڑپ کے ساتھ بلایا۔ توحید سے دوری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات پر بھی وہ خالص ایمان باقی نہیں رہتا جو ایک مسلمان کا خاصہ ہونا چاہیے۔

سوال رمضان المبارک میں توحید کے حوالے سے ہمیں کیا کوشش کرنی چاہیے؟

جواب رمضان عبادت کا خاص مہینہ ہے، اس لیے اس میں ہمیں خاص طور پر توحید کی حقیقت سمجھنے، اپنی عبادتوں میں اخلاص پیدا کرنے، اپنے اندر عملی تبدیلیاں لانے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سوال اگر ہمیں آنحضرت ﷺ سے حقیقی محبت کا دعویٰ ہے تو ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

جواب اگر ہم واقعی آنحضرت ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی طرح توحید کے قیام کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ محض زبانی محبت کافی نہیں بلکہ ہماری عبادات، اخلاق اور عملی زندگی میں بھی اس محبت کا اظہار ہونا چاہیے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے مکہ والوں کو توحید کی دعوت کس طرح اعلانیہ پیش فرمائی؟

جواب اللہ تعالیٰ کے حکم اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کے مطابق آپ ﷺ نے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں اور قوم کو خبردار کیا۔ آپ ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے، مختلف قبائل کو جمع کیا اور پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی بعثت اور اتباع کی دعوت دی۔

***

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”ہر وہ شخص جس کو اللہ کی ذات پر یقین ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آخرت کا ایک دن مقرر ہے جہاں اس کا حساب کتاب ہوگا اور اس کی تیاری کے لئے وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، اس کی عبادت کرتا ہے تو اس کو پھر ان راستوں پر چلنا ہوگا جن پر آنحضرت ﷺ نے ہمیں چل کر دکھایا ہے۔ تبھی اللہ تمہاری ان دعاؤں اور اس کا قرب پانے کی امیدوں پر بھی نظر کرے گا۔“
(خطبہ جمعہ ۱۷/دسمبر ۲۰۰۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳۱/دسمبر ۲۰۰۴ء)

طالب دعا : بی.ایس.عبد الرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

اللہ تعالیٰ کی رحمت، بخشش اور صفتِ عزیز کے مظاہر

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/ اکتوبر 2007ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جواب: اسلام پر اعتراض کرنے والے بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے خدا کا ایسا تصور پیش کیا ہے جو نعوذ باللہ صرف عذاب دینے والا، جابر، ظالم اور قاہر خدا ہے۔ وہ یہ بھی الزام لگاتے ہیں کہ اسلام اپنے نہ ماننے والوں کو سختی اور تشدد کا حکم دیتا ہے اور دنیا و آخرت دونوں میں سزا ہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

سوال: اسلام کے خدا پر اعتراضات کی بنیادی وجہ کیا بیان ہوئی ہے؟

جواب: خطبہ میں فرمایا گیا کہ ایسے اعتراض کرنے والوں نے یا تو قرآن کریم کو اس طرح پڑھا ہی نہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے، یا اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر انسان تعصب اور بغض سے پاک ہو کر قرآن کریم کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام میں خدا تعالیٰ کی ہستی، صفات، حسن اور احسان کا نہایت خوبصورت تصور نظر آئے گا۔

سوال: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کا ذکر کس مقام پر سب سے پہلے نمایاں ہوتا ہے؟

جواب: قرآن کریم کی پہلی سورۃ، سورۃ الفاتحہ ہی میں اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کا بنیادی تصور پیش کر دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سورۃ فاتحہ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے حسن و احسان کو بڑی خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حسن کو کس طرح بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تمام صفات کا موصوف اللہ تعالیٰ کے اسم کو قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اللہ کا اسم اسی وقت حقیقی طور پر متحقق ہوتا ہے جب تمام صفاتِ کاملہ اس میں پائی جائیں۔ چونکہ ہر قسم کی خوبی اللہ تعالیٰ میں موجود ہے، اس لیے اس کا حسن بھی ظاہر ہے۔ اسی حسن کے لحاظ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کو نور قرار دیا گیا ہے۔

سوال: ''اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے مطابق ہر نور اسی کے نور کا پرتو ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے اس روحانی حسن اور نور کو پہچاننے کے لیے انسان کو تعصب سے پاک ہو کر اپنے دل کے دروازے کھولنے کی ضرورت ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حسن نظر نہیں آتا تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

جواب: خطبہ میں اس کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ قصور اللہ تعالیٰ کے حسن میں نہیں بلکہ دیکھنے والے کی اپنی حالت میں ہو سکتا ہے۔ اگر انسان کے دل کے دروازے تعصب، بغض اور ضد کی وجہ سے بند ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نور اور حسن کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس لیے معرفتِ الٰہی کے لیے دل کو کھولنا اور تعصب کو ترک کرنا ضروری ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ربوبیت سے مراد اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنا اور مخلوق کو اس کے کمالِ مطلوب تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کی ضروریات کو جانتا ہے اور اس کی ضرورت کے مطابق اس کے لیے سامان مہیا فرماتا ہے۔ تمام عالم میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جاری ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کیا ہے؟

جواب: رحمانیت اللہ تعالیٰ کا وہ احسان ہے جس کے تحت اس نے ہر جاندار کو اس کے مناسب حال صورت، سیرت، قوتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ہر مخلوق کو اس کی زندگی کے لیے مناسب جسمانی اور طبعی صلاحیتیں عطا ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا مظہر ہے۔

سوال: پرندوں کی مثال سے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرندوں کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی ضروریات کے مطابق جسمانی ساخت عطا کی ہے۔ مثلاً ایسے پرندے جو بہت زیادہ بلندی پر پرواز کرتے یا طویل سفر کرتے ہیں، ان کے جسم کی بناوٹ اس مقصد کے مطابق مضبوط بنائی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی ایک نمایاں مثال ہے۔

سوال: انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے خاص طور پر کیا فائدہ حاصل ہے؟

جواب: انسان اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے بہت زیادہ حصہ پاتا ہے، کیونکہ بے شمار چیزیں انسان کی کامیابی اور بقا کے لیے اس کے تابع کر دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے اپنی رحمت اور احسان کے بے شمار سامان پیدا کیے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: رحیمیت اللہ تعالیٰ کا وہ خصوصی احسان ہے جس کے تحت وہ انسان کی دعا، تضرع اور اعمالِ صالحہ کو قبول فرماتا اور اسے آفات، بلاؤں اور اعمال کے ضائع ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ربوبیت اور رحمانیت سے دوسری مخلوقات بھی فائدہ اٹھاتی ہیں، جبکہ رحیمیت انسان کے لیے ایک خاص روحانی نعمت ہے۔

سوال: رحیمیت سے فائدہ اٹھانے کے لیے انسان کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرنی چاہیے، دعا کرنی چاہیے، تضرع اختیار کرنا چاہیے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے چاہئیں۔ جب انسان اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

سوال: کیا ''مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف سزا دینے والا خدا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ اسلام کا خدا رحمٰن، رحیم، رب اور مالک ہونے کے ساتھ ساتھ بخشنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال کا اچھا بدلہ دیتا ہے اور انسان کے گناہوں کو بخشنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی جزا و سزا کو اس کی وسیع رحمت اور حکمت سے الگ کر کے دیکھنا درست نہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی سزا کا بنیادی اصول کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق نتیجہ ملتا ہے۔ اگر انسان نیک اعمال کرے تو نیک جزا پاتا ہے اور اگر بد اعمالی کرے تو اس کے برے نتائج بھی سامنے آتے ہیں۔ لہٰذا سزا اللہ تعالیٰ کے ظلم کی علامت نہیں بلکہ اس کے عدل اور حکمت کے قانون کا حصہ ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ انسان کو گناہوں کے باوجود کیوں معاف کر سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ صرف قانونِ سزا کا مالک نہیں بلکہ مالک بھی ہے، اس لیے اسے معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ دنیاوی قوانین میں جرم کے بعد لازماً سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہوں کو اپنی رحمت سے معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنت کے آٹھ اور دوزخ کے سات دروازوں کی کیا حکمت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ آپؑ نے سوچا کہ دوزخ کے سات دروازے کیوں ہیں جبکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ آپؑ کو سمجھایا گیا کہ جنت کے لیے ایک زائد دروازہ بخشش کا رکھا گیا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور بخشش کا اندازہ ہوتا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت ''عزیز'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عزیز سے مراد ایسا خدا ہے جو کامل قوت، غلبہ اور اقتدار کا مالک ہے۔ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی یہ قوت بے حکمت یا ظلم کے طور پر ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس کی دوسری صفات کے ساتھ مل کر اس کے کامل عدل، حکمت، رحمت اور بخشش کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت ''عزیز'' اکثر کن صفات کے ساتھ بیان ہوئی ہے؟

جواب: خطبہ میں بتایا گیا کہ قرآن کریم میں صفت عزیز اکثر دوسری صفات کے ساتھ آئی ہے۔ تقریباً نصف مقامات پر عزیز کے ساتھ حکیم کی صفت آئی ہے۔ اس کے علاوہ عزیز کے ساتھ رحیم، حمید، وہاب، غفور اور کریم جیسی صفات بھی بیان ہوئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غلبہ ہمیشہ حکمت، رحمت، مغفرت اور کرم کے ساتھ وابستہ ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ سزا دینے میں جلدی کرتا ہے؟

جواب: نہیں۔ اللہ تعالیٰ باوجود عزیز اور کامل قدرت رکھنے کے سزا دینے میں جلد باز نہیں۔ اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے مواقع فراہم کرتا ہے اور جب انسان حد سے تجاوز کرتا ہے، ظلم اور بغاوت پر اصرار کرتا ہے تب سزا یا گرفت کا معاملہ آتا ہے۔

***

تصحیح و درستی

بدر مجریہ 27/ اگست 2026ء میں خطبہ جمعہ سے قبل کاپی پیسٹ کرتے ہوئے سہواً تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کٹ گیا ہے۔ جس کے لئے ادارہ اپنے قارئین سے دلی معذرت خواہ ہے۔
تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ قارئین اس کے مطابق درستی کر لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 122-121۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12683: مَیں اکبر شیخ ولد مکرم مصد الشیخ صاحب، قوم: احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش: 8 ستمبر 2003ء، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ابراہیم پور، بھرتپور، مرشدآباد، مغربی بنگال، بھارت، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشدالشیخ العبد: اکبر شیخ گواہ: محمد رستم احمدی

مسل نمبر 12684: مَیں حفیظ الدین شیخ ولد مکرم نصیرالدین شیخ صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: پرائیویٹ ملازمت، عمر: 47 سال، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ابراہیم پور، بھرتپور، مرشدآباد، مغربی بنگال، بھارت، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشرف الشیخ العبد: حفیظ الشیخ گواہ: محمد رستم احمدی

مسل نمبر 12685: مَیں سروری خاتون زوجہ مکرم محمد امان اللہ فراست صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: امور خانہ داری، تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1985 پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: محلّہ مہدی آباد، کاہلواں، قادیان، گورداسپور پنجاب، بھارت، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: حق مہر -/35,000 روپئے۔ زیور نقرئی: پائل 1 عدد، کڑا 1 عدد زیور طلائی: کوکا ایک عدد 22 کیریٹ، چاندی کے بال کا کلپ 1 عدد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد امان اللہ فراست الامتہ: سروری خاتون گواہ: امتہ النور

مسل نمبر 12686: مَیں بشیرہ خاتون زوجہ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر: 40 سال، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: سادانندا پور پوسٹ آفس پاناسودھا ضلع کندرہ پارا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5 مارچ 2026ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: 1 جوڑی کان کا جھومکا 05 گرام 22 کیریٹ، چاندی کی پازیب 1 جوڑی 70 گرام، حق مہر -/18,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصرالدین الامتہ: بشیرہ خاتون گواہ: سید سمیر

مسل نمبر 12687: مَیں فیروزہ لاڈلی زوجہ مکرم شاور احمد خان صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر: 01.01.1983، تاریخ بیعت: 2008ء، حالیہ پتہ: بابوشاہی، پُرانہ بازار، بھدرک، اڈیشہ، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2026ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: جھومکا، مانگ ٹیکا، چین، انگوٹھی، Long، Ball کُل وزن 25.790 گرام 22 کیریٹ، چاندی: پائیل 43.640 گرام۔ (3) حق مہر بذمہ خاوند -/30,786 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالحفیظ الامتہ: فیروزہ لاڈلی گواہ: افتخار احمد احمدی

مسل نمبر 12688: مَیں فیمینہ آفرین زوجہ مکرم شیخ راجن صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: خانہ داری، تاریخ پیدائش: یکم ستمبر 1987، تاریخ بیعت: 1994ء، موجودہ پتہ: چڑاک محلہ، پُرانہ بازار، بھدرک، اُڈیشہ، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: زیور طلائی: چین، کان کی بالی، ٹاپ، بال، جھومکا، انگوٹھی، بال، نوز پن تمام زیورات 380.33 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: پائیل 226.750 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30,786 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ الامتہ: فیمینہ آفرین گواہ: افتخار احمد احمدی

مسل نمبر 12689: مَیں شازیہ نور بنت مکرم حبیب خان صاحب، قوم: احمدی مُسلمان، پیشہ: طالب علم، تاریخ پیدائش: 02.07.2004، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: لال باغ، بابوساہی، بھدرک، اُڈیشہ، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2026ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس اس وقت کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مستقبل میں جب بھی کوئی جائیداد ہوگی خاکسار دفتر کو اس کی اطلاع کر دے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالحفیظ الامتہ: شازیہ نور گواہ: افتخار احمد احمدی

مسل نمبر 12690: مَیں سکھ بیر سنگھ ولد مکرم چور لال، قوم: احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش: 7 جنوری 1998ء، موجودہ پتہ: چرائی تحصیل ہانسی ضلع حصار، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27 فروری 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منگے خان العبد: سکھ بیر سنگھ گواہ: الیشر

مسل نمبر 12691: مَیں تسلیم ولد مکرم کلدیپ صاحب، قوم: احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش: 30 نومبر 2004ء، پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ہانسی ضلع حصار، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2026ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منگے خان العبد: تسلیم گواہ: طاہر احمد خان

مسل نمبر 12692: میں شازیہ سی بنت مکرم محمد سلیم سی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن: نارنگیلاتھ کوڈیا تھور مکم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد اللطیف کے این الامۃ: شازیہ سی گواہ: سلمان فارس

مسل نمبر 12693: میں نصیرہ ایم زوجہ مکرم حلیم ایس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن: موچیکل میلاپارم کوڈیا تھور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 16 گرام 22 کیریٹ حق مہر کی صورت میں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکبر سلیم سی ایم الامۃ: نصیرہ ایم گواہ: سلمان فارس

***

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 03 September 2026 Issue. 36

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

شکر گزاری کے حوالے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ عملی نمونہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸/ اگست ۲۰۲۶ء بمطابق ۲۸/ ظہور ۱۴۰۵/ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کوششیں کیں وہ ظاہر ہیں۔ لیکن آپؑ اپنے مددگاروں کے بھی بہت شکر گزار ہوتے تھے جنہوں نے آپؑ کے اس مشن کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی رنگ میں خدمت کی۔

چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے ۴/ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو اشتہار میں فرمایا: یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لیے بلا توقّف قدم اٹھانا چاہیے۔ ہر ایک اپنی مقدرت کے موافق اس لنگر خانہ کے لیے مدد کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ایک ایسا انتظام ہو کہ ہم لنگر خانہ کے سر درد سے فارغ ہو کر اپنے کام میں بافراغت لگے رہیں اور ہمارے اوقات میں کچھ حرج نہ ہو جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔ آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔

میں اس بات کے لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ اس نصرت اور جانفشانی میں اوّل درجہ پر ہمارے خالص مخلص حبی فی اللہ مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ ہیں جنہوں نے نہ صرف مالی امداد کی بلکہ دنیا کے تمام تعلقات سے دامن جھاڑ کر اور فقیروں کا جامہ پہن کر اور اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں موت کے دن تک آبیٹھے اور ہر وقت حاضر ہیں۔ اگر میں چاہوں تو مشرق میں بھیج دوں یا مغرب میں۔ میرے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جن کی نسبت براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے۔ اَصۡحَابُ الصُّفَّۃِ وَمَا اَدۡرَاکَ مَا اَصۡحَابُ الصُّفَّۃِ اور حضرت ممدوح سے دوسرے درجہ پر حبی فی اللہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ہیں۔ اور ان کو تو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے دنیا کے مناصب اور جاہ طلبی کی مناسبت نہیں دی مگر اب وہ بالکل دنیوی خیالات کو بھی استعفیٰ دے کر اس دروازے پر بیٹھے ہیں اور دن رات اپنے دماغ سے فوق الطاقت کام لے کر خدمت دین کر رہے ہیں اور جمعہ کی نماز میں بہت سے حقائق و معارف قرآن شریف بیان کرتے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مولوی حکیم نور الدین صاحب کے ہم شہر حکیم فضل دین ہیں اور وہ بھی قریباً اسی جگہ رہتے اور خدمات میں مشغول ہیں۔

اس کے بعد آپؑ نے ڈاکٹر بوڑے خان صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب لاہوری اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کلانوری، ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب، ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب، مرزا خدا بخش صاحب، صاحبزادہ سراج الحق صاحب سرساوی، سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب کا بھی ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ سیٹھ صاحب ماہوار ایک سو روپیہ بلا ناغہ بھجواتے ہیں اور کئی مرتبہ پانچ سو تک رقم بھیجی ہے۔ اسی طرح حبی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کا ذکر فرمایا جنہوں نے مقدمات کے لیے بہت ساری رقم ہدیہ کی۔ پھر آپؑ نے نواب محمد علی خان صاحب کا بھی ذکر فرمایا۔

فرمایا حضرت اقدس علیہ السلام معمولی خدمت کرنے والوں کے بھی شکر گزار ہوتے تھے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے محلے میں ایک شخص فالودہ فروخت کرتا تھا۔ اس نے ایک دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضورؑ کو فالودہ پیش کرے۔ چنانچہ حضورؑ جب ان کے مکان پر تشریف لائے تو آپؑ کی اجازت سے اس کو بلوایا۔ اس نے فالودہ بنا کر حضورؑ کو پیش کیا۔ آپؑ نے فرمایا بڑا اچھا ہے۔ پھر اس نے دوستوں کے لیے دس بارہ پیالے بھیجے۔ حضورؑ نے اس کو دو روپے بھیجے مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے رقم سے سروکار نہیں مجھے حضورؑ کے سامنے لے جاؤ۔ چنانچہ وہ حضورؑ کے پاس گیا۔ آپ سے دعا کی درخواست کی۔ آپؑ نے اس کے لیے دعا کی اور جزاکم اللہ فرمایا۔

ایک واقعہ ذوالفقار علی خان گوہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؑ بیت الدعا کے نیچے والے کمرے سے باہر آئے۔ میں اس کے سامنے مقیم تھا۔ حضورؑ نے بالوں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔ مجھے کہا کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب سے کہہ دیں کہ کچھ کھانا ہمارے لیے یہاں لے آئیں۔ میں نے پیغام پہنچایا تو دیکھا کہ کھانا بالکل ختم تھا۔ مولوی صاحب کا چہرا سفید ہو گیا کہ حضورؑ کے لیے کوئی کھانا نہیں بچا۔ بہر حال انہوں نے ایک چھوٹے سے پیالے میں دودھ لیا اور تین توس اور شکر لی اور حضورؑ کے سامنے حاضر ہوئے۔ عرض کی کہ اَور کچھ نہیں ہے۔ حضورؑ نے نہایت شکر کے ساتھ جو چہرے سے ظاہر تھا کھانا لیا۔ دو توسوں کو نکال کر شکر سے لگا کر کھا لیا اور پانی پی لیا۔

اگست ۱۹۰۰ء کو آپؑ نے ایک خط میں حضرت نواب محمد علی صاحبؓ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ایک نہایت نفیس پارچہ بطور تحفہ ارسال کیا ہے۔ آپؑ نے ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اپنے بے انتہا اور نامعلوم کرم اور فضل کرے اور لباس تقویٰ سے کامل طور سے اولیاء اور صلحاء کے رنگ سے مشرف فرمادے۔

ایک خط میں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کو فرمایا: آپ کی طرف سے ۵۰/ روپیہ مشکل وقت میں پہنچ گئے۔ ایسے نازک اور ضرورت کے وقت میں جبکہ بدطینت حاسدوں نے عدالت میں میرے پر مقدمہ اٹھایا ہوا ہے آپ کا متواتر مالی مدد کرنا قابل شکر گزاری ہے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مَیں نے احمدیت قبول کی اور اپنے گھر والوں سے اس کو پوشیدہ رکھا۔ کچھ عرصہ بعد بھید کھل گیا۔ والد صاحب نے خاکسار کو صاف جواب دے کے گھر سے نکال دیا کہ تم احمدی ہو گئے ہو میرے گھر سے نکل جاؤ۔ میں نے ایک دکان کھول لی۔ خاکسار درزی کا کام کرتا تھا۔ مجھے دلی شوق ہوا کہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کے لیے ایک پوشاک بناؤں۔ چنانچہ میں نے ایک کُرتا اور شلوار بنائی اور ایک کوٹ بھی تیار کیا۔ کسی سے قادیان کا کرایہ پکڑ کر پہنچ گیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ میری خواہش تھی کہ آج ہی حضورؑ کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کروں تا کہ آپؑ جمعہ پر زیب تن فرمائیں۔ مجھے قاضی ضیاء الدین صاحب دکان پر ملے۔ ان سے ذکر کیا تو وہ مجھے حضورؑ کے پاس لے گئے۔ آپؑ ایک تخت پر بیٹھے تھے اور کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب ہی خواجہ کمال الدین صاحب چٹائی پر بیٹھے تھے۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ خواجہ صاحب نے ہم سے پوچھا کہ کیا میں آپ کا مقصد پیش کروں۔ پھر خواجہ صاحب نے وہ کپڑے حضورؑ کو پیش کیے اور عرض کی کہ لڑکے کی خواہش ہے کہ حضورؑ ان کپڑوں کو پہن کر جمعہ کی نماز پڑھیں۔ حضرت صاحبؑ نے اسی وقت (اندر جا کر) وہ لباس زیب تن فرمایا۔ کوٹ قدرے تنگ تھا۔ میں اس کو بازار لے آیا کہ کھول کر کچھ ٹھیک کروں۔ جب واپس لایا تو حضورؑ نے پھر پہنا مگر آپؑ کو ابھی بھی تنگ تھا بٹن بند نہ ہوتے تھے۔ تاہم میری خوشی اور جذبات کے لیے کھینچ تان کر بٹن بند کر لیے۔

پھر ایک موقع پر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔ یعنی غریبوں کی مدد کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ آپؑ کو لوگوں کے معاملات کے بارے میں بھی پہلے اطلاع دے دیتا۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت ان کو پورا ہونے میں وقت لگ جاتا تھا۔ ایسے موقع پر آپؑ دعاؤں میں لگ جاتے تھے۔ اور جب وہ بات پوری ہو جاتی تو آپؑ انتہائی شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔

ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک ہندو بشمبر داس برادر شر مپت کے متعلق میں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ مقدمہ فوجداری سے بری نہ ہو گا مگر اس کی نصف قید باقی رہ جائے گی۔ اتفاق سے جب فیصلہ سنایا گیا تو اس کے وارثوں نے خلاف توقع مشہور کر دیا کہ بشمبر داس بری ہو گیا ہے۔ میں بڑی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا تھا تو ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ بشمبر داس بری ہو گیا ہے اور بازار میں اس کو مبارکبادیاں مل رہی ہیں۔ مجھے بہت صدمہ ہوا کہ اب متعصب ہندو اس بات پر حملہ کریں گے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ مجھے اس غم سے ایک ایک رکعت نماز کی ایک ایک سال کے برابر محسوس ہوئی اور جب میں نماز میں کسی رکعت کے بعد سجدہ میں گیا اس وقت میرا اضطرار نہایت انتہا تک پہنچ گیا۔ تب الہام ہوا: لَا تَخَفۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰی۔ پھر میں منتظر رہا کہ پیش گوئی کس طرح پوری ہو گی مگر کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ میں بار بار شر مپت سے پوچھتا رہا مگر اس نے یہی کہا کہ وہ بری ہو گیا ہے۔ اسی طرح قریباً چھ ماہ گزر گئے یا کم و بیش۔ اور شریر لوگ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے مگر شر مپت نے کبھی ٹھٹھا نہیں کیا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ صبح بٹالہ سے ایک تحصیلدار قادیان آیا۔ ابھی وہ گھوڑے سے نہ اترا تھا کہ ہندو اس کو سلام کرنے آئے۔ اس نے بشمبر داس کو دیکھ کر کہا کہ ہم اس سے خوش ہوئے کہ تم نے قید سے رہائی پائی مگر تم بری نہ ہوئے۔ میں نے اس بات کو سنتے ہی سجدہ شکر کیا اور شر مپت کو پوچھا تم اتنا عرصہ کیوں جھوٹ بولتے رہے اور مجھے دکھ دیا؟ اس نے کہا مجھے ایک مجبوری میں جھوٹ بولنا پڑا۔ ورنہ رشتہ ناطہ کے وقت ہماری قوم میں ایسی باتوں پر بہت نقطہ چینی ہوتی ہے اور بدچلنی ثابت ہونے پر رشتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں شکر گزاری کا حقیقی ادراک عطا فرمائے وہاں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادقؑ کی بیعت میں آکر حقیقی روشنی، بصارت اور معرفت بھی عطا فرمائے۔

***

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad